رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ ٹیلیفون نمبر ۹۱

اٰنّ الفضل بید اللّٰہ یؤتیہ من یشاء عسٰی ان یبعثک ربک مقاما محمودا

اللّٰہ اکبر

الفضل قادیان
روزنامہ

THE DAILY
ALFAZL QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۶ روپے
ششماہی ۴ روپے
سہ ماہی ۲ روپے

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۸ روپے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۹۰	مطابق ۱۸ اپریل ۱۹۳۷ء	یوم یکشنبہ	مورخہ ۶ صفر ۱۳۵۶ھ	جلد ۲۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۶ اپریل ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ناساز ہے ۔ سر میں درد ہے ۔ احباب دعائے صحت کریں ۔

سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ بیگم صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب کی طبیعت کچھ علیل ہے ۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے ؛

سید محمد اسمٰعیل صاحب سپرنٹنڈنٹ دفاتر صدر انجمن احمدیہ کی اہلیہ صاحبہ بعارضہ بخار بیمار ہیں ۔ احباب دعائے صحت کریں ۔

افسوس آج شیخ محمد اکرام صاحب تاجر قادیان کا بچہ فوت ہو گیا ۔ احباب دعائے نعم البدل کریں ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دعا کے متعلق بعض ضروری آداب

"بعض لوگ دعا کی درخواست کرتے ہیں ۔ کہ میرے لئے دعا کرو ۔ مگر افسوس ہے ۔ کہ وہ دعا کرانے کے آداب سے واقف نہیں ہوتے ۔ عنایت علی نے دعا کی ضرورت سمجھی ۔ اور خواجہ علی کو بھیجدیا ۔ کہ آپ جا کر دعا کرائیں ۔ اس سے کچھ فائدہ نہیں ہو سکتا ۔ جب تک دعا کرانے والا اپنے اندر ایک صلاحیت اور اتباع کی عادت نہ ڈالے ۔ دعا کارگر نہیں ہو سکتی ۔ مریض اگر طبیب کی اطاعت ضروری نہیں سمجھتا ۔ ممکن نہیں ۔ کہ فائدہ اٹھا سکے ۔ جیسے مریض کو ضروری ہے ۔ کہ استقامت اور استقلال کے ساتھ طبیب کی رائے پر چلے ۔ تو فائدہ اٹھائیگا ۔ ایسا ہی دعا کرانے والے کے لئے آداب اور طریق ہیں ۔ تذکرۃ الاولیاء میں لکھا ہے ۔ کہ ایک بزرگ سے کسی نے دعا کی خواہش کی ۔ بزرگ نے فرمایا ۔ کہ دودھ چاول لاؤ ۔ وہ شخص حیران ہوا ۔ آخر وہ لایا ۔ بزرگ نے دعا کی ۔ اور اس شخص کا کام ہو گیا ۔ آخر اسے بتلایا گیا ۔ کہ یہ صرف تعلق پیدا کرنے کے لئے تھا ۔ ایسا ہی بابا فرید صاحب کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ ایک شخص کا قبالہ گم ہوا ۔ اور وہ دعا کے لئے آپ کے پاس آیا ۔ تو آپ نے فرمایا ۔ کہ مجھے حلوا کھلاؤ ۔ اور وہ قبالہ حلوائی کی دکان سے مل گیا ۔ ان باتوں کے بیان کرنے سے میرا یہ مطلب ہے ۔ کہ جب تک دعا کرنے والے اور کرانے والے میں ایک تعلق نہ ہو متاثر نہیں ہوتی ۔ غرض جب تک اضطرار کی حالت پیدا نہ ہو ۔ اور دعا کرنیوالے کا قلق ۔ دعا کرانے والے کا قلق نہ ہو جائے کچھ اثر نہیں کرتی ۔ بعض اوقات یہی مصیبت آتی ہے ۔ کہ لوگ دعا کرانے کے آداب سے واقف نہیں ہوتے ۔ اور دعا کا کوئی بیّن فائدہ محسوس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کا چندہ

دوست جلد سے جلد ادا کریں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے قلم سے

بعض نہایت اہم ضروریات کی وجہ سے اور تحریک جدید کی جائداد خریدنے کی وجہ سے تحریک جدید کا چندہ ختم ہو رہا ہے۔ اور کام کے رُکنے کا احتمال ہے۔ ابھی گزشتہ دو سالوں کا بھی پچیس ہزار کے قریب روپیہ دوستوں کے ذمہ باقی ہے۔ جس کی نہ معافی انہوں نے لی ہے اور نہ ادا کیا ہے۔ اس سال کی آمد بہت ہی کم ہے تین ماہ میں صرف بیس ہزار کے قریب روپیہ آیا ہے۔ حالانکہ چالیس ہزار سے اوپر آچکنا چاہیئے تھا۔ دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس سال انہوں نے اپنی خوشی سے غیر معمولی مالی بوجھ اپنے سر لیا ہے۔ اور اس کے لئے غیر معمولی احتیاط اور غیر معمولی قربانی کی ضرورت ہے۔ پس ہر جگہ کی جماعتوں کو چاہیئے خاص زور دے کر چندہ تحریک کی وصولی کی کوشش کریں۔ اور زائد کارکن جو کام کر کے چندہ کے علاوہ ثواب حاصل کرنا چاہیں مقرر کر کے وصولی کے کام کو وسعت دیں۔ اس وصولی کا اثر صدر انجمن احمدیہ کے چندوں پر نہیں پڑنا چاہیئے۔ بلکہ حقیقی قربانی اور ایثار سے کام لے کر سارے بوجھ جماعت کو اٹھانے چاہئیں۔ تا اللہ تعالےٰ کی نصرتیں اور اس کے فضل نازل ہوں۔ اور اسلام کی کشتی منجدھار سے نکل کر اپنی منزلِ مقصود کی طرف رواں ہو۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔

خاکسار مرزا محمود احمد

سیدپور بنگال میں تبلیغی جلسہ

دنیا کی مشکلات کس طرح دور ہو سکتی ہیں

مولانا ظل الرحمن صاحب مبلغ دعوت و تبلیغ شمالی بنگال کا دورہ کرتے ہوئے سید پور پہونچے۔ یہاں سوائے خاکسار اور ایک نو مبائع کے اور کوئی احمدی نہیں ہے۔ بابو کیرن چندر دتے صاحب بی۔ اے آنریری مجسٹریٹ کی خواہش و امداد سے یہاں کے The New Musical Hall میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ "ہندوستان کی نجات" پر مولوی صاحب نے دلچسپ اور مدلل تقریر فرمائی۔ جلسہ سے پہلے دو دن تک مطبوعہ اشتہار و ڈھنڈورے کے ذریعہ تمام شہر میں خوب اعلان کیا گیا۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے حاضری امید سے بڑھ کر تھی۔

تقریر کرتے ہوئے مولوی صاحب نے فرمایا۔ آج قومیت اور وطنیت کے جھگڑوں سے تمام دنیا کشت و خون کا تختہ مشق بنی ہوئی ہے۔ ہندوستان کی آزادی بلکہ تمام عالم انسانی کی آزادی اس بات پر موقوف ہے۔ کہ وطن کے مفہوم کو وسیع کیا جائے۔ اور تمام انسانی آبادی کو اپنا وطن سمجھا جائے نیز اقتصادی مساوات کو قائم کئے بغیر ہندوستان کیا کسی ملک کو مشکلات سے نجات حاصل نہیں ہو سکتی۔ اگر ترقی ملک سے مراد چند ساہوکاروں یا چند سرمایہ داروں کے ہاتھ ملک میں ملکیت کو دے دینا ہے۔ تو اس قسم کی اقتصادی ترقی سے ملک کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ وطن کی دولت ابنائے وطن میں قدرتی مساوات کو قائم رکھتے ہوئے تقسیم ہو۔ اس عظیم الشان مقصد کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ اسلام نے تقسیم وراثت۔ زکوٰۃ۔ اور دولت کو محدود ہاتھوں میں جمع کر دینے والے۔ ظالمانہ طریق یعنے سود وغیرہ کی حرمت دنیا کے سامنے پیش کی ہے۔ اگر یہ سنہری اصول دنیا میں قائم ہو جائے تو آج ہی تمام دنیا کی اقتصادی مشکلات حل ہو سکتی ہیں۔

مولوی صاحب نے اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ کہ انسانیت اور عالمگیر اخوت کو قائم کئے بغیر وطن کی آزادی ناممکن ہے۔ جب تک ہندوستان مادر وطن کے کروڑوں فرزندوں کو اپنا غلام بلکہ کتے اور بلیوں سے بھی بدتر اچھوت بنائے رکھے گا۔ دوسروں کی غلامی سے نجات حاصل نہیں کر سکتا۔ اور نہ حاصل کرنے کا حق رکھتا ہے

آخر میں مولوی صاحب نے فرمایا ہندوستان کی آزادی کے لئے بلکہ تمام عالم انسانی کی آزادی کے لئے ہمارے اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے ہندوستان کو چنا۔ کلکی اوتار مسیح و مہدی کے روپ میں ہندوستان میں ظاہر ہوا۔ اس کے ہاتھ میں صرف بھارت کی نہیں بلکہ تمام دنیا کی نجات ہے۔

کثرت سے ہندو مسلمان جلسہ میں شریک ہوئے سمجھدار طبقہ میں خدا تعالےٰ کے فضل سے اس تقریر کا بہت اچھا اثر ہوا۔ (نامہ نگار)

انصار اللہ ضلع گوجرانوالہ کی تنظیم

تمام جماعت ہائے ضلع گوجرانوالہ کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی انجمن انصار اللہ کی از سر نو تنظیم کریں۔ اور خاکسار کو اس امر کی اطلاع دیں۔ کہ ان کی انجمن میں انصار اللہ کی تعداد کس قدر ہے۔ اور انہوں نے عملی قدم کیا اٹھایا۔ میں عنقریب ضلع کا دورہ

۲ کروں گا۔ اپنے اپنے حلقہ کے انسپکٹر صاحبان مطلع رہیں۔ پیرکوٹ۔ ماکھٹ اوچے۔ حافظ آباد۔ وزیر آباد۔ تر گڑی۔ فیروز والہ اور گوجرانوالہ خاص کی جماعتوں کو خصوصیت سے متوجہ ہونا چاہیئے۔ خاکسار محمد شفیع اسلم نائب مہتمم تبلیغ ضلع گوجرانوالہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۶ صفر ۱۳۵۶ھ

کیا ہندوستان کی آبادی نہیں بڑھنی چاہیئے؟

آج علے پرچہ میں کسی دوسری جگہ ایک مضمون درج کیا گیا ہے۔ جس میں گزشتہ مردم شماریوں کے اعداد و شمار پیش کرتے ہوئے اہل ہند کی زندگی کے معیار کو بلند کرنے اور معیشت میں ان کے لئے آسانی اور سہولت پیدا کرنے کے لئے جو ایک ہی تجویز پیش کی گئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ آبادی کی بڑھتی ہوئی رفتار کو روک دیا جائے۔ اور اہل ہند سے کہہ دیا جائے۔ کہ جب تم بچے پالنے کی مقدرت نہیں رکھتے۔ اور خود فاقے کر رہے ہو۔ تو کیوں بچے پیدا کرنے سے باز نہیں رہتے:۔

ممکن ہے ان لوگوں کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہو۔ جو کھلے بندوں عیاشیوں میں مبتلا رہنا انسانی زندگی کا مقصد سمجھتے ہیں۔ اور اس غرض کی خاطر برتھ کنٹرول کے حامی ہیں۔ مگر ہر محب وطن۔ اور اپنے ملک کو عروج اور ترقی کے اعلےٰ مقام پر دیکھنے کا خواہش مند ہندوستانی اسے پسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھ سکتا۔ ہندوستان اپنی وسعت کے لحاظ سے یورپ کی کئی بڑی بڑی سلطنتوں سے بڑھا ہوا ہے۔ اور قدرت نے اسے زرخیز بنانے میں بھی کسی دوسرے ملک سے پیچھے نہیں رکھا معدنیات۔ اور پیداوار کے لحاظ سے نہایت ہی اعلےٰ درجہ رکھتا ہے۔ ہر قسم کی ضروریات زندگی افراط کے ساتھ مہیا کرتا ہے اور اگر پوری طرح کوشش کی جائے تو اور بھی زیادہ افراط کے ساتھ کر سکتا ہے۔ باوجود اس کے جب یہ کہا جائے۔ کہ اہل ہند کو اولاد پیدا کرنے میں کمی کرنی چاہیئے۔ ورنہ جس غربت اور افلاس کی زندگی میں وہ اب مبتلا ہیں تھوڑے ہی عرصہ میں انہیں اس سے بھی بدتر زندگی بسر کرنی پڑیگی۔ تو سوائے اس کے کیا سمجھا جا سکتا ہے کہ اس قسم کا مشورہ دینے والے ہندوستان دشمنی اور خود غرضی میں حد سے بڑھے ہوئے ہیں۔ ان کے نزدیک غیر ہندوستانیوں کو تو یہ حق حاصل ہے۔ کہ ہندوستان میں رہ کر نہایت ہی عیش و عشرت کی زندگی بسر کریں۔ اور اہل ہند کی غربت اور افلاس کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنی زندگی کا معیار نہایت بلند رکھیں۔ لیکن ہندوستان کے باشندوں کے لئے یہ جائز نہیں۔ کہ وہ اولاد پیدا کر کے آبادی میں اضافہ کریں۔ اور یہ تلقین اس وقت کی جا رہی ہے۔ جبکہ یوروپین ممالک اپنی آبادی بڑھانے کے لئے غیر معمولی جدوجہد کر رہے ہیں۔ اور زیادہ اولاد پیدا کرنے والے خاندانوں کو غیر معمولی مراعات دے رہے ہیں:۔

پس ہم اس قسم کے مشورہ کو نیک نیتی پر مبنی نہیں سمجھ سکتے۔ اور یہ خیال کرنے پر مجبور ہیں۔ کہ ایسے لوگوں کے پیش نظر ہندوستان کے مفادات نہیں۔ بلکہ اپنی ذاتی اغراض ہیں۔ اگر یورپ کے چھوٹے چھوٹے ممالک اپنی بڑی بڑی آبادیوں کے لئے ضروریات زندگی مہیا کر سکتے ہیں۔ اور وہ اب بھی اپنی آبادیوں میں اضافہ کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ تو ہندوستان جیسا عظیم الشان ملک اپنے ہاں بسنے والوں کے لئے قوت لایموت مہیا کرنے سے کیوں عاجز آ سکتا ہے۔ اور اس کے لئے کیوں ضروری ہے۔ کہ وہ آبادی کو بڑھنے سے روکنے کے ذرائع اختیار کرے۔ اگر اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ہندوستان غیر ملکی حکمرانوں کے قبضہ و تصرف میں ہے۔ جنہیں اپنے مفادات سب سے مقدم ہیں۔ اور جو اپنے ملک اور اپنی قوم کی خوشحالی اور فارغ البالی سب سے ضروری سمجھتے ہیں۔ تو پھر اہل ہند اس قسم کا مشورہ سننے کے لئے بھی تیار نہیں۔ چہ جائیکہ اس پر عمل کرنے کے لئے آمادہ ہوں۔ موجودہ حکومت کا فرض ہے۔ کہ جس قدر جلد ممکن ہو عملی رنگ میں اہل ہند کو یہ یقین دلانے کی کوشش کرے۔ کہ ان کی ترقی۔ اور خوشحالی کے لئے وہ ہمدردی۔ اور خیر خواہی کے وہی جذبات اپنے اندر رکھتی ہے۔ جو ایک ملکی حکومت اپنے ملک کے متعلق رکھ سکتی ہے۔ اور جب اس جذبہ کے ماتحت حکومت کی جائے گی۔ تو ہندوستان کے لئے آبادی میں اضافہ نہ صرف کسی تشویش اور تردد کی وجہ نہیں بن سکتا۔ بلکہ اس کی خوشحالی اور اس کی مضبوطی کا ذریعہ قرار پا سکتا ہے:۔

پھر ہم تو اس وجہ سے بھی آبادی کو بڑھنے سے روکنے کے مشورہ کو رد کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ اسلام نے افلاس اور غربت کی وجہ سے اولاد سے خوف کھانے اور اس کی پیدائش کو روکنے سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے

ان ربک یبسط الرزق لمن یشاء و یقدر انہ کان بعبادہ خبیراً بصیراً۔ ولا تقتلوا اولادکم خشیۃ املاق۔ نحن نرزقہم و ایاکم ان قتلہم کان خطأً کبیراً (بنی اسرائیل۔ رکوع ۳)

فرمایا۔ تیرا رب جس کے لئے چاہتا ہے رزق فراخ کر دیتا ہے۔ اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔ یقیناً وہ اپنے بندوں کو خوب اچھی طرح دیکھتا اور ان کی خبر رکھتا ہے۔ جب یہ صورت ہے۔ تو تمہارے لئے قطعاً جائز نہیں۔ کہ اپنی اولاد کو افلاس کے خوف سے قتل کر دو۔ ہم ہی ان کو رزق دیں گے۔ اور ہم ہی تم کو دیتے ہیں۔ یقیناً اولاد کو قتل کرنا بہت بڑا گناہ ہے:۔

پس یورپ کے ممالک اگر دوسرے ممالک پر غاصبانہ قبضہ جمانے کے لئے اور دنیا پر ہلاکت اور تباہی کا سیلاب بہانے کے لئے اپنی آبادیاں بڑھانے پر زور دے رہے ہیں۔ تو مسلمانوں کے لئے یہ یقین رکھتے ہوئے۔ کہ ان کے رب نے ان کو جو تعلیم دی ہے۔ وہی ان کے لئے دین و دنیا میں بہتری کا باعث بن سکتی ہے اور اس کی خلاف ورزی انہیں تباہی و بربادی کے گڑھے میں گرا سکتی ہے۔ اپنے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہیں لانی چاہیئے۔ کہ اگر اولاد پیدا کرنی بند نہ کر دی گئی۔ تو ان کی اولاد کو کھانے کے لئے ایک دانہ تک نہ مل سکیگا۔ اور ہندوستان بہت بڑی مصیبت میں مبتلا ہو جائے گا۔ کیونکہ رزق اللہ تعالےٰ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ اور وہ جسے چاہتا ہے۔ وسعت کے ساتھ دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے تنگی کر دیتا ہے۔ مگر یہ چاہنا بلاوجہ اور بلا سبب نہیں ہوتا۔ بلکہ خدا تعالےٰ کی اس سنت کے ماتحت ہوتا ہے کہ جو لوگ خدا تعالےٰ کے بنائے ہوئے قوانین کے ماتحت جدوجہد کرتے ہیں۔ انہیں رزق کی فراخی حاصل ہو جاتی ہے۔ اور جو ان قوانین کی پرواہ نہیں کرتے۔ وہ تنگی میں پڑے رہتے ہیں۔ مسلمان اگر آج انفرادی اور مجموعی حیثیت سے سستی اور کاہلی چھوڑ دیں۔ بیکار رہنا لعنت سمجھنے لگ جائیں۔ اپنے آپ کو محنت و مشقت کا عادی بنا لیں۔ دیانت اور امانت کو اپنا شعار قرار دے لیں۔ اور تہیہ کر لیں۔ کہ دنیا میں باوقار اور باعزت زندگی گزارنے کے لئے کوشش اور سعی کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کریں گے۔ تو تھوڑے ہی عرصہ میں ان کی...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وزیراعظم پنجاب کا تازہ بیان

یہ ایک حقیقت ہے کہ ہندوستان کا کوئی طبقہ خواہ وُہ سیاسی لحاظ سے انتہا پسند ہو یا اعتدال پسند آئین نو سے مطمئن نہیں۔ لیکن مثل مشہور ہے۔ کہ بالکل نہ ہونے سے کچھ نہ کچھ ہونا بہر حال بہتر ہے۔ چنانچہ اسی کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہندوستان کے ایک طبقہ نے آئین نو سے تا حدِ امکان استفادہ کرنے کا عزم کیا ہے۔ اور اس میں کیا شبہ ہے کہ اگر صوبجاتی خود مختاری کا کوئی مطلب ہے۔ اور برطانوی پارلیمنٹ حسب وعدہ صحیح معنوں میں اسے صوبجات میں رائج کرنے کی خواہاں ہے۔ تو اسے بروئے کار لا کر ملک کی اقتصادی، تعلیمی اور معاشرتی ترقی کے لئے بہت کچھ کیا جا سکتا ہے۔ اگرچہ کانگرس نے گورنروں سے یہ اطمینان [illegible] پاکر کہ وُہ ان کی سرگرمیوں میں مداخلت نہیں کرینگے آئینی ذمہ داریوں کو اپنے کندھوں پر لینے سے انکار کر دیا ہے۔ لیکن جن لوگوں نے یہ ذمہ داری اٹھائی ہے۔ ان کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وُہ ملک کی تعمیری اور اصلاحی کوششوں سے اجتناب کریں گے۔ اور بہبود عامہ کے پروگرام پر عمل پیرا نہ ہوں گے۔ یا یہ کہ اگر گورنروں نے ان کی ان سرگرمیوں میں کسی قسم کی مداخلت کی۔ تو وہ اسے گوارا کر لیں گے۔ کیونکہ نہ آئین کا منشا یہ ہے۔ اور نہ کوئی خوددار اور ملک کی خیر خواہ وزارت اس قسم کی صورتِ حالات کو برداشت کر سکتی ہے۔ پنجاب کی وزارت نے جس کی مخالف پارٹی صرف اپنے آپ کو ہی محب وطن اور خیر خواہ ملک سمجھتی ہے اس ضمن میں اپنی پوزیشن نہائت عمدگی کے ساتھ واضح کر دی ہے۔ چنانچہ ۱۲ اپریل کو پنجاب اسمبلی کے اجلاس میں ایک مسودہ قانون پر بحث کے دوران میں آنریبل سر سکندر حیات خان وزیراعظم پنجاب نے کہا:۔

"اس میں شک نہیں۔ کہ ہم نے اس آئین کو اس کے نقائص کے باوجود چلانے کا بیڑہ اٹھایا ہے۔ اور ہماری کوشش یہ ہوگی۔ کہ اس کی خامیوں کے باوجود اسے عوام کی خدمت کے لئے استعمال کیا جائے۔ لیکن اگر ہم نے یہ دیکھا۔ کہ ہز ایکسی لنسی گورنر پنجاب۔ کو ہماری کسی ایسی پالیسی سے اختلاف ہے۔ جسے ہم عوام کے مفاد اور بہتری کے لئے ضروری سمجھتے ہیں۔ اور ہماری اس پالیسی میں وہ مداخلت کرتے ہیں۔ تو ہم بلا تامل وزارتوں سے مستعفی ہو جائیں گے۔ اور مخالف پارٹی کے بنچوں پر جا بیٹھیں گے۔"

آنریبل سر سکندر حیات خان کے اس اعلان سے ظاہر ہے۔ کہ انکی وزارت عوام کی خدمت اور ان کی فلاح و ترقی کے لئے ہر اس تجویز کو معرضِ عمل میں لانے کا تہیہ کر چکی ہے۔ جسے وُہ جائز اور ضروری سمجھے۔ اور اگر اس بارے میں گورنر کی طرف سے مداخلت کی گئی۔ تو وہ اسے قطعاً برداشت نہیں کرے گی۔ بلکہ مستعفی ہو جائے گی۔ اس بیان نے جہاں پنجاب کی وزارت کی پوزیشن کو بہت مضبوط بنا دیا ہے۔ وہاں معترضین کا بھی ناطقہ بند کر دیا ہے۔

یوپی کے ایک گاؤں میں فرقہ وار فساد

نہائت ہی افسوس ناک بات ہے کہ آئے دن ملک کے طول و عرض سے فرقہ وارفسادات کی اطلاعات موصول ہوتی رہتی ہیں۔ کہیں گائے ذبح کرنے پر کشت و خون کا بازار گرم ہو جاتا ہے تو کہیں مسجد کے سامنے باجہ بجانے کے لئے غیرمسلموں کی ہٹ دھرمی وجہ فساد بن جاتی ہے۔ حیرت کی بات ہے کہ ہندوستان کی مختلف قومیں جن کا آپس میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ ابھی تک ایک دوسرے سے روادارانہ سلوک کرنا نہیں جانتیں ؎

یوپی کے ایک گاؤں ہاردی سے ایک ایسے فرقہ وار فساد کی اندوہناک اطلاع موصول ہوئی ہے۔ جسے پڑھ کر کوئی شخص ان ہندو مفسدہ پردازوں کی مذمت کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ جنہوں نے پرامن مسلمانوں پر حملہ کر کے ان میں سے بعض کو قتل اور بہتوں کو زخمی کر دیا اس فرقہ وار فساد کے متعلق حکومت یوپی کی طرف سے جو اعلان شائع ہوا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ فساد ایک بیل کے ذبح کرنے کی وجہ سے شروع ہوا۔ حملہ کے دوران میں ہندوؤں نے مسلمانوں کے گھروں کو جلانا شروع کر دیا جس کے نتیجہ میں چالیس گھر تودۂ خاکستر ہو گئے۔ ایک مسلمان ہلاک اور ۲۱ مجروح ہوئے ؎

ظاہر ہے کہ گائے بیل کا گوشت استعمال کرنے کی مسلمانوں کو مذہبی طور پر اجازت ہے۔ اور اس میں مداخلت کو وُہ اپنے مذہبی امور میں مداخلت سمجھنے پر مجبور ہیں۔ ایسی صورت میں جب ہندو اپنی کثرت کی وجہ سے اس مداخلت سے باز نہیں رہتے۔ بلکہ اس سلسلہ میں مسلمانوں کو جانی اور مالی نقصان پہونچانا بھی معمولی بات سمجھتے ہیں کس طرح امید کی جا سکتی ہے۔ کہ مسلمان ہندوؤں کی طرف سے مطمئن ہو سکتے۔ اور ان پر بھروسہ کر سکتے ہیں۔ اور جب تک ہندو اپنے آپ کو بھروسہ کے قابل نہیں بناتے۔ اس وقت تک ہندو مسلم اتحاد خواب و خیال سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ ذمہ دار ہندو اصحاب کو اس طرف خاص طور پر توجہ کرنی چاہیئے ؎

نام نہاد ہندو آشرموں کے استیصال کی ضرورت

ہندوستان کے مختلف شہروں میں ہندو آشرموں کے نام سے بردہ فروشی کے ایسے اڈے قائم ہیں۔ جہاں عورتوں کو اغوا کر کے لایا جاتا ہے۔ اور پھر انہیں فروخت کر دیا جاتا ہے۔ اگرچہ ہندوستان کا محکمہ پولیس اطلاع پانے کی صورت میں اس قسم کے آشرموں کا سراغ لگانے اور بردہ فروشوں کو سزائیں دلانے میں مصروف ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ برائی نہائت گہری جڑیں رکھتی ہے اور اس کے استیصال کے لئے بہت زیادہ جدوجہد کی ضرورت ہے۔ حال میں دہلی کی پولیس نے ایک ہندو آشرم کا سراغ لگا کر وہاں سے دو مسلمان لڑکیوں کو برآمد کیا ہے۔ جنہیں فروخت کیا جا رہا تھا۔ اس قسم کا واقعہ پہلے بھی دہلی میں رونما ہو چکا ہے۔ پس ہندوؤں نے جگہ بجگہ عورتوں کے جو آشرم قائم کر رکھے ہیں۔ ان کی نہائت کڑی نگرانی ہونی چاہیئے اور ایسا انتظام کرنا چاہیئے۔ کہ جس عورت کو بھی وہاں داخل کیا جائے۔ اس کے متعلق پہلے مقامی حکام کو اطلاع دی جائے کہ وُہ کون ہے کہاں سے آئی ہے۔ اور کن حالات میں آشرم میں داخل ہو رہی ہے۔ اور پھر اجازت ملنے کے بعد داخل کی جائے۔ اسی طرح اسے آشرم سے باہر بھیجتے وقت بھی اجازت لینی چاہیئے۔ ورنہ اس بدکاری کا جو آشرم کے ذریعہ ملک میں پھیل رہی ہے۔ ایک آدھ گرفتاری سے دُور ہونا محال ہے۔

مالیر کوٹلہ میں پھر شورش

ریاست مالیر کوٹلہ سے گزشتہ شورش کے آثار ابھی مٹنے نہ پائے تھے۔ کہ دوبارہ بدامنی پیدا ہونے کے امکانات رونما ہو رہے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ موجودہ تنازعہ ایک مسلم سکول کے انتظامات کے مسئلہ پر شروع ہوا۔ جبکہ مسلمانوں کے دو فریق ایک دوسرے کو شکست دے کر سکول کی زمام انصرام اپنے ہاتھ میں لینا چاہتے تھے۔ ہنگامہ خیزی کی ایک وجہ یہ بھی بیان کی جاتی ہے۔ کہ گزشتہ شورش کے اختتام پر مسلمانوں سے جو وعدے کئے گئے تھے۔ وہ ابھی تک پورے نہیں کئے گئے۔ معلوم ہوا ہے کہ ریاست میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے۔ اور گیارہ مسلمانوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اصل حالات خواہ کچھ ہوں۔ ہم مالیر کوٹلہ کی مسلم رعایا کو مشورہ دیں گے۔ کہ وہ جوش و خروش کا مظاہرہ کرنے کی بجائے آئینی رنگ میں اور مصالحانہ طریق سے اپنے مطالبات منظور کرائیں۔ ایک مسلمان ریاست کے لئے مشکلات پیدا کر کے خود بھی نقصان اور تکلیف نہ اٹھائیں ؎

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فطرتِ انسانی میں پیدا ہونے والا سب سے بڑا سوال

اور

اس کا جواب

فلسفی کی بے بضاعتی

نادان فلسفی نے اپنی محدود عقل کی بنا پر اللہ تعالےٰ کی ہستی کا انکار کر دیا۔ اس کی نظر مناظرِ قدرت میں ہر ایک سوال کا جواب تلاش کرنے میں مصروف رہی۔ اور آخر کار چند حقیقت نما وساوس میں پھنس کر رہ گئی۔ فلسفی نے اسے بہت بڑی کامیابی سمجھتے ہوئے اہلِ یقین پر آوازے کسے۔ انہیں توہم پرست قرار دیا۔ اور ان کو ہدفِ طعنہ و تشنیع بنایا۔ کاش! اس کی آنکھ بینا ہوتی۔ تا وُہ شرابِ بے خودی میں مخمور رہنے کی بجائے اپنی بے بضاعتی کو دیکھ سکتا۔

سب سے بڑا سوال

کیا وجہ ہے۔ کہ فلسفی اپنے سوالات کے جواب کے لئے کوچہ کوچہ کی خاک چھانتا پھرتا ہے۔ کیا اس کی سرگردانی کی بنیاد اس یقین پر نہیں۔ کہ ہر سوال کا جواب ہونا چاہیئے۔ اگر سوال کا وجود ضرورتِ جوابِ پرسش پر ناطق ہے۔ اور تمام مدبرین اس امر پر متفق ہیں۔ تو کیا سبب ہے۔ کہ فطرتِ انسانی کے سب سے بڑے سوال کا کوئی جواب نہ ہو۔ موجوداتِ عالم میں ایک تڑپ۔ ایک بے تابی۔ ایک کیفیتِ اضطراب نظر آتی ہے۔ سیارے گردش کرتے ہیں۔ دن رات کا سلسلہ اختلاف جاری ہے۔ موسم تبدیل ہوتے ہیں۔ سمندروں کا پانی دیوانہ وار موجیں مارتا ہے۔ ہوائیں بادلوں کو اڑائے پھرتی ہیں۔ بجلیاں کوندتی ہیں۔ صحراؤں میں بگولے اُٹھتے ہیں۔ چشمے اُبلتے ہیں۔ دریاؤں کا پانی چٹانوں پر سے اچھلتا کودتا سمندر کی طرف بڑھتا چلا جاتا ہے۔ لاکھوں جڑی بوٹیاں پیدا ہو کر پھلتی پھولتی ہیں۔ پُرانے درخت گر کر خاک میں مل جاتے ہیں۔ اور نئی کونپلیں پھوٹ کر تناور درخت بن جاتی ہیں۔ غرض دُنیا و مافیہا میں ایک تموج پایا جاتا ہے۔ جس کا مشاہدہ ہر انسان کے دل میں استفہام کی لہر پیدا کر رہا ہے۔ اُس کا سوحول آفاقی اور انفسی تغیرات کے متعلق سوالات اٹھاتا ہے اُس کی روح بے اختیار ہو کر چلاتی ہے کہ اس عالم کا خالق کون ہے؟ کیا نظامِ کائنات اور سلسلۂ تغیر و تبدل بے معنی ہے۔ وُہ کونسی ہستی ہے جس کا تصرف ہر ایک نظارے میں نمایاں ہے

صرف ایک ہی جواب

مادیت پرست کا یہ جواب کہ عالم کا کوئی خالق و مالک نہیں۔ روح کے ضلجان کے لئے تسکین کا موجب نہیں ہو سکتا کیونکہ اس جواب کے بعد بھی سوال ویسے کا ویسا قائم رہتا ہے۔ بلکہ تقاضائے جواب میں زیادہ قوت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس عالمگیر سوال کا صرف ایک ہی جواب ہے جس سے روحیں تسلی پاتی ہیں۔ اور قلوب مطمئن ہوتے ہیں۔ اور وُہ یہ کہ کائناتِ عالم کی خالق و مالک ایک علیم و خبیر ہستی ہے۔ جس نے مخلوقات میں ایک اعلیٰ اور محکم ترتیب رکھی ہے۔ اور جس کا قبضہ و تصرف ہر جزو و کل پر پایا جاتا ہے۔ اُسی نے ہر ایک چیز کو نیست سے ہست کیا۔ اور اُسی کی تقدیریں عالمِ موجودات پر محیط ہیں۔

فلسفی کی عاجزی

فلسفی نے محقق ہونے کا لغو دعوےٰ کیا۔ اس کی تحقیق ماہیتِ اشیاء کے بارے میں جزو لا یتجزیٰ یا اس سے ایک دو قدم آگے جا کر ختم ہو گئی۔ لیکن اس نے اپنے ناچیز علم پر اس قدر ناز کیا۔ کہ ضرورت صانعِ مصنوعات تک کا منکر ہو بیٹھا۔ اور وُہ عارف جس نے علت العلل۔ اور منتہائے سلسلۂ کائنات کا اقرار کیا۔ اس کی نظر میں جاہلِ مطلق ٹھہرا۔ حالانکہ عارف باللہ کی تحقیق زیادہ مکمل اور زیادہ یقینی ہے۔ کیونکہ اس کا تعلق ایک ایسی ہستی سے ہے۔ جو ورا رالوراء ہے۔ جس تک رسائی انسانی عقل کے لئے ناممکن ہے۔ عقل کا عجز تو ابتدائی منازل میں ظاہر ہو جاتا ہے۔ چہ جائیکہ وُہ لامحدود مسافتیں طے کرنے کی متحمل ہو سکے۔ فلسفی نے یہ کہکر اپنی تحقیق کی عاجزی پر پردہ ڈالنا چاہا۔ کہ ہمیں اس سے کیا غرض۔ کہ دُنیا کو کس نے پیدا کیا اور کس نے نظامِ شمسی کے سیاروں کو پہلی دفعہ حرکت دی۔ ہمیں تو موجودات کے خواص سے کام ہے۔ نہ کہ خواص الاشیاء کے کسی خالق سے واسطہ۔ اور اگر بفرضِ محال خالقِ کون و مکان کی کوئی ہستی بھی ہو۔ تو ہمیں اس کے ماننے کی کیا ضرورت ہے؟

سب سے بڑی حقیقت کا اعتراف

اول تو ہر ایک ترتیب کا کوئی مرتب ہر ایک تنظیم کا کوئی منتظم۔ ہر ایک حرکت کا کوئی محرک اور ہر ایک تصویر کا کوئی مصور ہوتا ہے۔ اس لئے خواص الاشیاء کے باریک اور پُر حکمت اصول کو اتفاقی سمجھنا قوتِ متفکرہ کے غلط استعمال یا عدمِ استعمال کا نتیجہ ہے۔

دوم ہستی باری تعالےٰ کا اقرار ایک امرِ واقعہ کا اقرار ہے۔ اور اس سے انکار جہالت یا ضد و تعصب کے جذبہ پر دلالت کرتا ہے۔ کیا کوئی عالم کوہ ہمالیہ۔ بحر اوقیانوس۔ دریائے فرات وغیرہ کے وجود کا انکار کر سکتا ہے یا اس میں یہ کہنے کی جرأت ہے۔ کہ لنڈن کوئی شہر نہیں۔ اگر بفرضِ محال کوئی شہر ہو بھی۔ تو مجھے اس کے تسلیم کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ حقائق کو ماننا علم میں داخل ہے۔ اور ان کا انکار جہالت پر اصرار کرنے کے مترادف ہے۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ کی ہستی پر ایمان لانا سب سے بڑی حقیقت کا اعتراف کرنا ہے۔ جو ہر مدعی علم اور متلاشی حق کا فرض ہے۔

خدا تعالےٰ کی ہستی پر واضح ترین دلیل

اللہ تعالےٰ اپنی ہستی کے ظہور کے لئے کسی محقق کی تحقیق کا محتاج نہیں۔ وُہ اپنے تئیں خود ظاہر کرتا ہے۔ اور یقینی دلائل و براہین۔ اور چمکتے ہوئے نشانوں سے اپنی ہستی منواتا ہے۔ اس کی تجلیات جلالی اور جمالی پہلوؤں پر مشتمل ہوتی ہیں۔ لیکن ان سے وُہی لوگ فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ جو اپنے فطرتی قوائے کا صحیح استعمال کر کے اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کرنے کا تہیہ کر لیتے ہیں۔ جن میں محبوبِ حقیقی کے وصال کی تڑپ ہوتی ہے۔ جو اپنا سب کچھ اس راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ اور جن کی ہمتیں درماندگی سے ناآشنا ہوتی ہیں۔ ایسے لوگوں کو اللہ تعالےٰ کا ہاتھ ہر ایک مظاہرے میں صاف طور پر نظر آتا ہے۔ لیکن جن لوگوں کی فطرتیں بداستعمالی کے سبب مسخ ہو چکی ہوتی ہیں۔ انہیں بڑے سے بڑے نشان میں بھی امتیازی شان دکھائی نہیں دیتی۔ بلکہ وُہ اسے معمولی سمجھ کر ایسی بے اعتنائی سے کام لیتے ہیں۔ گویا کچھ ہوا ہی نہیں۔ خفتہ طبیعتوں کو بیدار کرنے کے لئے اور مردہ قلوب میں جان ڈالنے کے لئے اللہ تعالےٰ دُنیا میں انبیاء مبعوث کیا کرتا ہے۔ جن کا وجود اس کی ہستی پر واضح ترین دلیل ہوتا ہے ہر ایک نبی کی زندگی معجزات اور نشانات کا موجزن سمندر ہوتی ہے۔ جس کی لہریں فضائے روحانی میں ارتعاش پیدا کر دیتی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نبی کی چند ممتاز صفات

ہر ایک نبی کے سوانح حیات میں چند امور ممتاز طور پر نظر آتے ہیں۔ مثال کے طور پر وہ نہایت درجہ راستباز ہوتا ہے۔ اسے اللہ تعالےٰ کی ہستی پر غیر متزلزل یقین حاصل ہوتا ہے۔ وہ اکیلا اٹھتا ہے اور دنیا کے سامنے ایسا لائحہ عمل پیش کرتا ہے جس کی تفصیلات زمانہ کی رو کے بالکل مخالف ہوتی ہیں۔ اس کے دعوئے ماموریت پر اپنے اور بیگانے اس کے جانی دشمن ہو جاتے ہیں۔ اور اس کو صفحۂ ہستی سے نیست ونابود کرنے کی قسم کھا لیتے ہیں۔ وہ اس انتہائی بے کسی کی حالت میں بآوازِ بلند اعلان کرتا ہے۔ کہ تمام دنیا کی مخالفتیں اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتیں۔ کیونکہ اس کی پشت پناہ وہ ذات ہے جس کے آگے تمام حیلے اور مکر بے کار ہیں۔ چنانچہ معاندین کی کوششیں واقعی بے سود ثابت ہو جاتی ہیں۔ اس کے ہاتھ پر جاں نثاروں کی ایک جماعت جمع ہو جاتی ہے۔ جو ترقی کرتی کرتی دنیا پر بادل کی طرح چھا جاتی ہے۔ دشمنوں کو ہر میدان میں شکست اور ہر مقابلے میں ذلت نصیب ہوتی ہے۔ اور وہی جن کی گردنیں غرور وتکبر سے کشیدہ رہتی تھیں۔ عبرت کا مرقع بن کر رہ جاتے ہیں۔ کیا ہی عجیب ماجرا ہے۔ کہ ایک بے سروسامان شخص تمام دنیا کے مقابل پر اٹھتا ہے۔ اور قبل از وقت اپنی فتح کی خبر دے کر لوگوں کو خدا کی طرف بلاتا ہے۔ پھر وہ سامانوں والے اس بے یار و مددگار کے سامنے ہتھیار ڈالنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ اور عجیب تر یہ کہ وہ فاتح اپنی ہر ایک کامیابی کو خدا تعالےٰ کی طرف منسوب کرتا ہے اگر خدا تعالےٰ کی ہستی کوئی موہوم چیز ہے۔ تو اس وہم کی بنیاد پر یقین کی اتنی عظیم الشان عمارت کس طرح بن سکتی ہے۔

دنیا کے فاتحین اور انبیاء میں فرق

انبیاء کی حیرت انگیز کامیابی جہاں اللہ تعالےٰ کی ہستی کی ناقابلِ انکار دلیل ہوتی ہے۔ وہاں وہ اس کے خالق ہونے کو بھی واضح طور پر ثابت کرتی ہے۔ کیونکہ انبیاء کے حالات میں عدم سے وجود کا پہلو نہایت نمایاں ہوتا ہے۔ وہ گوشۂ گمنامی سے نکل کر آفتاب عالمتاب کی طرح روشن ہو جاتے ہیں۔ وہ ابتداء میں ذرۂ بے مقدار سے حقیر تر ہوتے ہیں۔ لیکن انجام کار پہاڑوں کی طرح بلند ہو جاتے ہیں۔

سکندر۔ تیمور اور نپولین کی مثالیں ہمیں مرعوب نہیں کر سکتیں۔ کیونکہ ان لوگوں کی فتوحات اور انبیاء کرام کی کامیابیوں میں فرق ہے۔ ان میں سے ایک بھی ایسا نہیں۔ جس نے اپنے زمانۂ ضعف میں ببانگِ دہل اپنی آئندہ کامیابی کا اعلان کیا ہو۔ یا جس نے دنیا کے باشندوں سے وہ بات منوائی ہو۔ جو ان کی عادات۔ روایات اور رجحانات کے خلاف پڑتی تھی۔ یا جس نے دنیاوی سامانوں سے بالکل عاری ہو کر ساز وسامان سے آراستہ پیراستہ لشکروں کو یقین کی تلوار سے فتح کیا ہو۔ یا جس کے پائے ثبات کو بڑی سے بڑی مصیبت متزلزل نہ کر سکی ہو۔ یا جس کی فتوحات کو مفتوح قوموں نے باعثِ رحمت خیال کیا ہو حتّٰے کہ وہ اس کی غلامی میں فخر محسوس کرتی ہوں۔ یا جس کے جلال اور جمال نے دلوں میں انقلابِ عظیم پیدا کر دیا ہو یا جس کی وفات کے بعد اس کے کسی رفیق نے اس پر نکتہ چینی نہ کی ہو۔ لہٰذا انبیاء میں اور دنیا کی دیگر کامیاب شخصیتوں میں اس قدر نمایاں فرق ہے۔ کہ دقیق نظر دھوکا نہیں کھا سکتی۔ انبیاء خدا تعالےٰ سے علم پا کر مستقبل کے متعلق پیشگوئیاں کرتے ہیں۔ جن میں سے بعض ان کی زندگی میں اور بعض ان کی وفات کے بعد پوری ہو جاتی ہیں۔ ہر ایک پیشگوئی کی بنیاد مصفّٰی الہام پر ہوتی ہے۔ جو منجانب اللہ ان پر نازل ہوتا ہے۔ انبیاء خدا تعالےٰ سے مکالمہ مخاطبہ کا شرف پاتے ہیں۔ ان کی راستبازی اور الہامات کی صداقت ہر ایک صاحبِ انصاف کے لئے اللہ تعالےٰ کی ہستی پر محکم دلیل ہے۔

انسان ماضی اور حال کی حقیقت تو معلوم کر سکتا ہے۔ لیکن مستقبل کے واقعات کا احاطہ اس کے امکان سے باہر ہے۔ دنیا بھر کے سائنس دان ابھی تک کوئی ایسا ہتھیار ایجاد کرنے پر قادر نہیں ہو سکے۔ جس سے پردۂ غیب چاک کیا جا سکے۔ وقت کی قید ایک بلند فصیل کی طرح عقل انسانی کے آگے حائل ہے۔ جس کو کسی تدبیر سے پھاندا نہیں جا سکتا۔

پس اس میں کیا شک ہے۔ کہ ہر ایک پیشگوئی کمال صفائی سے پوری ہو کر ایک ایسی ہستی کی خبر دیتی ہے۔ جو عالم الغیب ہے۔ یہ وہی ذات پاک ہے۔ جس سے تعلق کا دعوئے انبیاء علیہم السلام کرتے چلے آئے ہیں۔ اور جس کے لذیذ کلام سے وہ یقینی طور پر مشرف ہوتے رہے۔ یہ وہی ہستی ہے جس نے ہر موقعہ پر اپنے برگزیدوں کی تائید کی۔ جس نے صداقت کو قائم کرنے کے لئے بارش کی طرح نشانات برسائے۔ اور جس نے کائنات کے ہر ذرے میں لاتعداد خواص پیدا کر کے ان کو اپنی حکمت پر گواہ بنایا۔

انبیاء وہم کو مٹا کر یقین قائم کرتے ہیں

انبیاء دنیا سے وہم کو مٹانے کے لئے اور بنی نوع انسان کو دولتِ یقین سے مالا مال کرنے کے لئے آتے ہیں۔ ان سے بڑھ کر توہم پرستی کا اور کوئی دشمن نہیں ہوتا۔ واقعات ان کے یقین کی صحت پر مہر تصدیق ثبت کرتے ہیں۔ ان کی جماعت کا جوشِ عمل یقین کی برکت سے کارہائے نمایاں سر انجام دیتا ہے یقین ہی ان کے اور ان کے مقابل میں صف آرا ہونے والوں کے درمیان مابہ الامتیاز ہوتا ہے۔ وہ اللہ تعالےٰ کی ہستی پر علی وجہ البصیرت ایمان لاتے ہیں۔ اس لئے ان کے ایمان کو دنیا کی کوئی طاقت باطل نہیں کر سکتی۔ وہ اپنے خون کو پانی کی طرح بہا دیتے ہیں۔ لیکن ان کے اخلاص میں ذرا لغزش پیدا نہیں ہوتی۔ کس قدر ظلم ہو گا۔ اگر ہم انصاف کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ایسے لوگوں کو وہمی قرار دیں۔ جب کہ حقیقت یہ ہے۔ کہ ان کے جسم کے ذرے ذرے میں یقین رچا ہوا ہے۔ فلسفیانہ دلیلوں کا ان کے قلوب پر کچھ بھی اثر نہیں ہوتا۔ کیونکہ ان کے یقین کی بناء مشاہدے پر ہوتی ہے۔ نہ کہ خشک منطق پر۔ ان کو آرے سے چیر دیا جائے۔ یا دار پر کھینچ دیا جائے۔ نوکدار پتھروں سے سنگسار کر دیا جائے یا تلوار کے گھاٹ اتار دیا جائے دیوار میں چن دیا جائے۔ یا بھڑکتی ہوئی آگ کے لپکتے ہوئے شعلوں کی نذر کر دیا جائے وہ اس سچائی کو نہیں چھوڑ سکتے۔ جو فولادی میخ کی طرح ان کے سینوں میں گڑ چکی ہوتی ہے۔

یہ ہے وہ ایمان جو طوفانِ حوادث کے تھپیڑوں میں بھی مضبوط چٹان کی طرح قائم رہتا ہے۔ اور یہ اسی ہستی کا عطا کردہ ہے۔ جو خود قیوم ہے۔

انبیاء کے ذریعہ معجزات

اللہ تعالےٰ اپنی قدرت نمائی کے لئے ہر زمانے میں مامورین کے ذریعے معجزات دکھاتا رہتا ہے۔ جن میں غیر معمولی رعب۔ طاقت۔ قوت اور ہیبت ہوتی ہے۔ ہر ایک شخص جو مخالفت کے ذخار سمندروں کو عبور کر کے حلقہ بگوشِ صداقت ہوتا ہے۔ اس کا ایمان فی نفسہٖ معجزانہ رنگ رکھتا ہے۔ کیونکہ شیطان نے اس کو راہِ مستقیم سے گمراہ کرنے کے لئے تمام حربے استعمال کئے۔ لیکن وہ تن تنہا ہر ایک روک کاٹ کو طے کرتا ہوا منزلِ عافیت پر جا پہنچا۔ گویا طاغوتی طاقتیں رحمانی لشکر کے مقابلے سے عاجز آ گئیں۔

96

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کے علاوہ اقتداری معجزات ہوتے ہیں۔ جو مغروروں کے تکبر کو توڑنے کیلئے اور عالیین کو سافلین بنانے کیلئے معرضِ ظہور میں آتے ہیں۔ پھر علمی معجزات ہیں جو دنیوی علوم پر ناز کرنے والوں پر حجت تمام کرتے ہیں۔ اسی طرح انذاری اور تبشیری نشانات خدا تعالےٰ کی مختلف صفات کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔ یہ معجزات اور نشانات کا سلسلہ ایمان کو تازہ کرنے کے لئے جاری رہتا ہے۔ تاکہ کسی زمانہ میں لوگ اس عذر پر خدا تعالےٰ کا انکار نہ کر بیٹھیں۔ کہ عالم روحانیت کی طرف توجہ دلانے کیلئے انہیں کوئی راہ نما میسر نہ آیا۔

بیہودہ سوالات

جیفۂ دنیا کا عاشق اور اللہ تعالےٰ کی قدرتوں کا منکر معجزات طلب کرنے میں استہزاء سے کام لیتا ہے۔ مثلاً وہ کہتا ہے۔ کہ اگر خدا ہے تو اس میز پر پڑے ہوئے گلاس کو انڈیل دے یا کھلے ہوئے دروازے کو بند کر دے۔ حالانکہ یہ ایسے مطالبات ہیں جن کو خدا تعالےٰ کی ادنیٰ مخلوق بھی پورا کر سکتی ہے۔ اللہ تعالےٰ تو اپنی قدرت کا نمونہ دکھانے کے لئے زلزلہ کے ایک ہی جھٹکہ سے شہروں کے شہر تباہ کر دیتا ہے۔ اور ایسی تیز ہوا چلاتا ہے۔ جو مکانوں کی چھتوں تک کو اڑا لے جاتی ہے۔ اور جنگلات کو اکھاڑ پھینکتی ہے۔ یا ایسی آگ لگاتا ہے۔ جو آبادیوں کو راکھ کا ڈھیر بنا دیتی ہے۔ یا اس کے حکم سے دریاؤں کا پانی کناروں سے اچھل کر علاقوں کے علاقے غرق کر دیتا ہے۔ لیکن ان واقعات کی طرف نادان آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے اور بیہودہ سوالات کر کے اپنے فہم کے جوہر کو ضائع کر دیتے ہیں۔ بعض جاہل کہتے ہیں۔ کہ اگر خدا واقعی موجود ہے۔ تو ہم منکرین پر پتھروں کی بارش کیوں نہیں برساتا۔ یا ہم پر بجلی کیوں نہیں گرتی؟ بھلا ان سے کوئی پوچھے۔ کہ اگر تم پر فوراً تباہ کرنے والا عذاب نازل ہو جائے۔ تو تمہارے لئے یقین آ جانے کے بعد ہدایت پانے کا کونسا موقع باقی رہ جائیگا تمہیں تو چاہیئے تھا۔ کہ اس مہلت کو غنیمت جانتے ہوئے دوسروں سے عبرت حاصل کرتے۔ نہ کہ الٹا گستاخیوں میں ترقی کر کے عذاب الہٰی کو دعوت دیتے۔ کیا دنیا میں سینکڑوں لوگوں پر صاعقہ نہیں گرتی؟ کیا آتش فشاں پہاڑوں کے دہانے دامنِ کوہ میں بسنے والوں پر پتھر نہیں برساتے؟ پھر کیا تعجب ہے کہ کبھی تمہاری باری بھی آ جائے۔ اللہ تعالےٰ کے استغنا کو آزمانا دانشمندوں کا کام نہیں۔ اور اس کے غضب کو بھڑکانا ہلاکت کو مول لینا ہے پھر سوچنا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالےٰ کو کیا ضرورت ہے۔ کہ تمہیں ہدایت دینے پر اصرار کرے۔ کیا مومنین کی جماعت اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے اس کی تسبیح میں مصروف نہیں؟ کیا دنیا کا ہر ایک ذرہ اس کی حمد کے ترانے نہیں گاتا؟ پھر اگر تم جیسے ازلی بدبختوں نے خدا کا نام بلند کرنے میں کوتاہی کی تو اس سے کسی کا کیا نقصان ہوا؟ یہ نعمت تو لینے کے لائق تھی۔ جس سے تم نے منہ موڑ لیا اور یہ نور تو قبول کرنے کے قابل تھا۔ جس کو تم نے رد کر دیا۔

بعض نادان سوال کرتے ہیں۔ کہ اگر خدا ہے تو اس کو عبادت کی کیا حاجت ہے۔ اور ہمیں عبادت میں وقت ضائع کرنے کی کیا ضرورت؟

عبادت فطرت کا تقاضا ہے

بے شک خدا تمہاری عبادتوں سے بے نیاز ہے۔ اُسے کسی تسبیح کی اور کسی حمد کی احتیاج نہیں۔ وہ بے مثال اور ہر قسم کی حاجتوں سے مستغنی ہے۔ لیکن عبادت کی ضرورت ہمیں یقیناً ہے۔ یہ ہماری فطرت کا تقاضا ہے کہ ہم اپنے محسنِ حقیقی کی بے شمار نعمتوں اور لا انتہا احسانوں کا شکریہ ادا کریں۔

اے عبادتِ الہٰی کی ضرورت سے منکر فلسفی! کیا دنیا میں کوئی ایسا شخص نہیں۔ جس نے تم پر کوئی احسان کیا ہو۔ اگر ہے تو کیا تمہارے دل میں اس کے احسان کے اعتراف کا جذبہ کبھی پیدا نہیں ہوا؟ کیا تمہاری زبان نے اس کا شکریہ ادا کرنے میں لذت محسوس نہیں کی؟ کیا تم نے جھک کر اس کے ہاتھوں کو کئی بار اخلاص سے نہیں تھاما؟ کیا تمہاری گردن اُس کے احسان کے بار سے کبھی نہیں جھکی؟ اور کیا تمہارے دل میں اس کے قدموں میں گرنے کی خواہش پیدا نہیں ہوئی؟ اگر تم نے اپنے جذباتِ تشکر کا اظہار کسی رنگ میں بھی نہیں کیا۔ تو کیا تمہارے سینے میں ایک سلگتی ہوئی جلن موجود نہیں۔ اور کیا تمہاری آنکھیں اپنے محسن کو دیکھ کر شرمندگی سے نیچی نہیں ہو جاتیں؟

یاد رکھو! محسن کے احسان کا شکر کرنا طریق ادب ہے۔ اور احسان فراموشی انسانی شرافت اور طبعی نجابت کے منافی۔

یہ ہم پر اللہ تعالےٰ کا مزید احسان ہے۔ کہ اس نے خود ہی ہمیں عبادت کا طریق سکھلا کر اپنے وصال کی راہیں ہم پر آسان کر دیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے کیا خوب فرمایا ہے:- ؎

سجدہ کا اذن دیجئے مجھے تاجور کیا
پاؤں ترے کہاں مرا ناچیز سر کہاں

پس اللہ تعالےٰ کی ہستی کا انکار جہالت اور اس کی عبادت سے انحراف ایک عظیم الشان نعمت سے محرومی ہے سلام ہو جماعت انبیاء پر جس نے دنیا کو خالق حقیقی کی طرف توجہ دلائی۔ اور ہزاروں ہزار درود ہوں حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر جنہوں نے تشنہ روحوں کو مئے توحید پلائی۔ اور جن پر قرآن کریم جیسی کتاب نازل ہوئی۔ جس کے ہر ایک لفظ میں سینکڑوں معجزے ہیں۔ اور جس سے نور کے چشمے پھوٹ پھوٹ کر نکلتے ہیں! اور پھر لاکھوں رحمتیں ہوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جنہوں نے اپنے آقا کے حسن وجمال کو چار چاند لگائے۔ اور جن کے ذریعہ آفتاب صداقت کی ضیا بار کرنیں ظلمتوں کی صف کو لپیٹتی ہوئی عالم کے گوشے گوشے میں پھیل گئیں

وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العلمین

محمد اسلم بی اے رکن مجلس انصار سلطان القلم قادیان

ایک نفع مند کام

میں صدر انجمن احمدیہ کی منظوری اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کی کی پسندیدگی کے بعد یہ اعلان کرتا ہوں۔ کہ محلہ دار الانوار میں جو زمین حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کی کوٹھی کے سامنے ہے۔ اور جو صدر انجمن احمدیہ نے اس غرض کے لئے رکھی ہوئی ہے۔ کہ اس پر گیسٹ ہاؤس تعمیر کیا جائے۔ اگر کوئی صاحب پانچ ہزار روپیہ لاگت لگا کر صدر انجمن احمدیہ کے نقشہ کے مطابق اس پر عمارت کھڑی کر دینگے۔ تو ان کی رقم کی واپسی تک اس عمارت کا کرایہ ملتا رہیگا۔ یعنی وہ عمارت روپیہ لگانے والے صاحب کے پاس گرو رہیگی۔ اور جب تک صدر انجمن احمدیہ اس عمارت کو فک نہ کرالے گی۔ اس کا کرایہ ادا کرتی رہے گی۔ یہ کاروبار نہایت مفید اور انشاء اللہ معاملہ کرنے والے کے لئے بابرکت ہوگا۔ کرایہ کا اندازہ ایسے مکان کے لئے جس پر پانچ ہزار لاگت آوے۔ ۳۰ روپے ماہوار تک ہے۔ بہر حال تفصیلی شرائط خط وکتابت سے طے ہو سکتے ہیں۔ امید ہے کہ پانچ ہزار روپیہ تک اس کام پر لگانے والے دوست بواپسی مجھے مطلع فرمائیں گے۔ تا کہ ان کے نام معہ شرائط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کے حضور پیش کر کے اس سکیم کو عملی جامہ پہنایا جائے۔

ناظر ضیافت

چندہ تحریک جدید سال سوم کے متعلق مخلصین کے خطوط

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جہاں تحریک جدید کی بعض اہم ضرورتوں کے پیش نظر اور چندہ تحریک جدید میں کمی ہونے کی وجہ سے کام کے رکنے کا احتمال ظاہر فرمایا ہے۔ وہاں تحریک جدید کے گذشتہ دو سالوں کے بقایوں اور خصوصیت سے تحریک جدید کے تیسرے سال کے وعدوں کو جلد تر ادا کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ تاکہ دوست جلد اپنے وعدوں کو پورا کرکے یا ان کا بڑا حصہ ادا کرکے اللہ تعالےٰ کے فضل اور اس کی نصرتوں کے وارث بنیں۔

حضور کے ارشاد پر جن احباب نے اپنے وعدے پورے کر دیئے ہیں۔ یا عنقریب کرنے والے ہیں۔ ان میں سے بعض کے خطوط کا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

(۱) ایک بڑھیا خاتون نے جس کا خاوند فوت ہو چکا ہے۔ حضور کی تحریک پر باوجود غربت کے وعدہ کیا۔ کہ آٹھ آنے ماہوار ادا کرنے کی کوشش کروں گی مگر جب اس نے حضور کا یہ ارشاد سنا کہ تحریک جدید میں روپیہ کی سخت ضرورت ہے۔ اور کام رکنے کا اندیشہ ہو رہا ہے۔ تو اس نے کہا کہ خواہ مجھے فاقے ہی کرنے پڑیں۔ مگر میں اپنے وعدہ کی رقم یکمشت ادا کر دوں گی۔ چنانچہ اپنی موعودہ رقم چھ روپے یکمشت ادا کر دی یہ مثال پیش کرتے ہوئے۔ عورتوں اور خصوصاً مردوں سے درخواست ہے وہ اپنے وعدوں کو جلد پورا کرنے کی طرف توجہ کریں۔

(۲) علاقہ سرحد کے ایک دوست جن کا وعدہ دوسرے سال کا ۲۴۰/- روپیہ کا تھا اور تیسرے سال کا ۴۰۰/- روپیہ کا ہے۔ پہلے سال میں سے قریباً ۳۳/- ان کے ذمہ بقایا تھا۔ اب چونکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے۔ کہ جن دوستوں کے ذمہ گزشتہ دو سالوں کا بقایا ہے جس کی نہ انہوں نے معافی لی ہے۔ اور نہ ادا کیا ہے۔ وہ بھی ادا کر دیں۔ یا معافی حاصل کر لیں۔ اس پر انہوں نے اطلاع دی ہے۔ کہ دوسرے سال کی بقیہ رقم تو میں اپریل کے آخر میں بھیج دوں گا۔ اور تیسرے سال کا ۴۰۰/- روپیہ ماہ مئی میں یا زیادہ سے زیادہ ماہ جون میں انشاء اللہ ادا کر دوں گا۔

یہ مثال پیش کرتے ہوئے۔ خصوصاً ان دوستوں سے جن کے ذمہ پہلے اور دوسرے سال کا بقایا ہے۔ یہ کہنے کی ضرورت ہے۔ کہ اول تو وہ اپنے طوعی وعدے پورے کریں۔ لیکن اگر سمجھتے ہیں۔ کہ وہ معذور ہیں۔ تو معافی حاصل کر لیں اور تیسرے سال کے متعلق جب کہ دوست باوجود ذاتی اخراجات اور خاص ضروریات کے بھی ابتدائی مہینوں میں موعودہ رقم ادا کر رہے ہیں۔ تو جنہوں نے تیسرے سال کے وعدوں کی ادائیگی کی طرف تا حال توجہ نہیں کی ان کو توجہ کرنی چاہیئے

(۳) ضلع گورداسپور کے ایک دوست نے اپنی ذاتی ضروریات کے لئے کچھ قرض اٹھایا۔ اتفاق سے اسی دن حضور نے خطبہ جمعہ میں تحریک جدید کے متعلق خاص طور پر توجہ دلائی کہ احباب اپنے وعدے جلد پورے کریں۔ انہوں نے اس قرض کی رقم میں سے اپنے وعدہ کی ساری رقم ادا کر دی۔

(۴) بابو غلام حسین صاحب دہلی سے اطلاع دیتے ہیں۔ جماعت احمدیہ دہلی اپنے مقامی جلسہ میں مصروف ہونے کی وجہ سے تحریک جدید کے چندے کی طرف پوری توجہ نہیں کر سکی۔ اب جلسہ کے بعد کام شروع ہو رہا ہے۔ امید ہے۔ کہ جماعت احمدیہ دہلی اپنے وعدے جو ڈیڑھ ہزار سے اوپر ہیں دو ماہ کے اندر پورا کرنے کی کوشش کرے گی۔

(۵) خواجہ محمد شریف صاحب پوسٹ ماسٹر پتی لکھتے ہیں۔ میں نے اپنے اوپر معقول قرض ہونے کی وجہ سے ماہ جون میں ادا کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ لیکن اب میں حضور کے ارشاد کی تعمیل میں بہت جلد اپنا وعدہ پورا کر دوں گا۔

(۶) شیخ فتح محمد صاحب کراچی سے لکھتے ہیں۔ میرا وعدہ ماہوار بصورت قسط ادا کرنے کا تھا۔ مگر آج یکمشت ۷۵/- کی رقم ارسال ہے۔

ذیل میں ان جماعتوں کی فہرست دی جا رہی ہے۔ جن کی طرف سے تحریک جدید سال سوم کے چندہ کی معتدبہ رقم داخل ہو چکی ہے۔ اس فہرست سے غرض یہ ہے۔ کہ وہ جماعتیں (جن کی تعداد زیادہ ہے) جنہوں نے ادا کرنے کی طرف ابھی توجہ نہیں کی اور نہایت خاموشی کے ساتھ وقت گزار رہی ہیں۔ ان کو حرکت میں لانے کیلئے مثالیں پیش کی جائیں

نام جماعت	وعدہ	وصولی
جھنگے ضلع گوجرانوالہ	۱۰۱	۱۰۱
چک ۳۱۲ کھتووالی ضلع لائلپور	۲۲/۸	۲۲/۸
شاہ پور صدر	۱۵۸/-	۱۱۰/۰
کہیٹر ضلع گجرات	۸۲/۰	۷۹/۰
دولمیال	۲۰۳/۰	۱۴۶/۰
ریاست نابھہ	۲۲۱/-	۱۸۲/۰
کوٹ احمدیاں	۷۱/-	۶۱/-
رتو چک ضلع گورداسپور	۱۵/-	۱۰/-
سردار پور ضلع ملتان	۱۳۵/۰	۱۱۲/-
لجنہ اماء اللہ دہلی	۱۷۱/-	۱۳۴/۰

لجنہ اماء اللہ دہلی نے تحریک جدید کا وعدہ کھیجتے ہوئے موعودہ رقم کا معتدبہ حصہ ساتھ ہی ارسال کر دیا تھا۔ اس جماعت کی سیکرٹری صاحبہ تحریک جدید میں نمایاں حصہ لیتی ہیں۔ امید ہے۔ کہ باقی رقم جلد تر بھیج دیں گی۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

ممالک عربیہ کے متعلق مسولینی کا اعلان

طرابلس میں اٹلی کے ڈکٹیٹر مسولینی نے جن عربی اخبارات کے نمائندوں کو شرف ملاقات بخشا۔ اور ان کے سامنے اپنے نظریہ کی وضاحت کی ان میں دمشق کے اخبار "الجزیرہ" کا نمائندہ بھی تھا مسولینی نے اس سے کہا۔ کہ میرا بیان عربی اخبارات میں شائع کر دو۔ میرا پروگرام یہ ہے کہ لیبیا کے مہاجرین کو اپنے وطن میں واپس آنے کی اجازت دی جائے۔ ان کے لئے سہولتیں مہیا کی جائیں اور ان کی ضبط شدہ املاک واپس کر دی جائیں مسولینی نے کہا۔ لیبیا کے عربوں نے اس کے ساتھ جس اخلاص اور وفاداری کا ثبوت دیا ہے۔ وہ اس کے لئے موجب طمانیت ہے۔ مسولینی نے مزید کہا "حیرت ہے۔ کہ لوگ اٹلی کے متعلق نامعقول باتیں کر رہے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ اٹلی حکومت یمن پر حریصانہ نظریں رکھتا ہے۔ حالانکہ یمن سے حکومت اٹلی دوستی کا معاہدہ بھی مرتب کر چکی ہے"۔

مسولینی نے جوش کے ساتھ کہا۔ یمن اور تمام عربی ممالک کی آزادی اور سلامتی کا ہم احترام کرتے ہیں۔ اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ میرے اس آخری فیصلہ کا اعلان آپ یمن اور دیگر عربی ممالک میں وسیع پیمانے پر کر دیں گے۔

مسولینی نے آخر میں کہا۔ لیبیا کے مسلمانوں کو کامل طور پر مذہبی آزادی دی گئی ہے۔ اور عربی زبان کو سرکاری زبان تسلیم کر لیا گیا ہے۔ متعدد مسجدیں تعمیر ہو رہی ہیں۔ اور جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے وہاں حکام بھی مسلمان مقرر کئے گئے ہیں۔

ملک معظم کے جشن تاجپوشی میں مصری زعما کی شمولیت

قاہرہ ۔ ۱۵ اپریل ۔ ملک معظم کے جشن تاجپوشی میں شمولیت کیلئے مصری زعما کا جو وفد جا رہا ہے حکومت مصر نے اس کے اخراجات کے لئے چالیس ہزار پونڈ کی رقم منظور کی ہے۔

97

ہندوستان کی آبادی کس سرعت سے بڑھ رہی ہے

آبادی میں کمی سے ہندوستان کے خوشحال بننے کا غلط نظریہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر ہٹن کی مردم شماری کی رپورٹ کی اشاعت نے اقتصادی معاملات پر دلچسپ بحث کا آغاز کر دیا ہے۔ مردم شماری سے ایک اہم انکشاف ہوا ہے اور وہ یہ کہ ۱۹۲۱ء اور ۱۹۳۱ء کے درمیان ہندوستان کی آبادی میں اتنی ترقی ہوئی ہے کہ تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ اس عرصہ میں ملک کی آبادی میں ۳۴،۰۰۰،۰۰۰ اشخاص سے کم کا اضافہ نہیں ہوا۔ اس کے معنے یہ ہوئے۔ کہ یہ اضافہ فرانس کی موجودہ آبادی سے ۶۶،۰۰۰،۰۰۰ کم اور پولینڈ اور آسٹریا وغیرہ کی ساری آبادی سے بہت زیادہ ہے۔ گویا سال زیر بحث میں ہندوستان کی آبادی میں ۱۰ر۶ فیصدی کا اضافہ ہوا ہے۔ اور اگر آئندہ بھی یہ رفتار جاری رہی تو ۱۹۴۱ء تک ہندوستان کی آبادی ۳۷ کروڑ اور ۱۹۵۱ء تک ۴۰ کروڑ ہو جائے گی۔ ہو سکتا ہے کہ اضافہ اس سے بھی زیادہ ہو جتنا کہ ہم نے اندازہ لگایا ہے۔ اس صورت میں ۱۹۵۱ء میں ہندوستان کی آبادی ۴۳ کروڑ سے زیادہ ہو جائے گی۔

شرح اموات میں کمی

مگر یہ بات یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ پچھلے سالوں میں آبادی میں اضافہ کی وجہ شرح اموات کے مقابلہ میں شرح پیدائش کا زیادہ ہونا ہے۔ شرح پیدائش ۳۲ر۹ کے مقابلہ میں ۳۵ء۹ تھی۔ ۱۹۱۱ء میں شرح پیدائش ۳۴ر۲ اور اموات ۲۸ر۵ تھی۔ گویا ۲۰ سال کے عرصہ میں اگرچہ دونوں شرحیں کم ہو گئی ہیں۔ مگر شرح اموات میں شرح پیدائش سے زیادہ کمی واقع ہوئی ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ آبادی میں اضافہ کو روکنے والی چیز پہلے کی طرح مؤثر طور پر کام نہیں کر رہی۔ پچھلے سالوں میں قحط۔ پلیگ اور دیگر وبائی بیماریوں نے بہت سی ہندوستانی جانوں کا خاتمہ کر دیا تھا۔ مگر قحط ریلیف اور میڈیکل سروسز کے لئے گورنمنٹ کے بہترین انتظامات کے ساتھ مذکورہ بالا مصیبتوں کا خاتمہ ہو گیا ہے اور ملک کی آبادی کا رجحان ترقی کی طرف ہے۔ اس سے معیار زندگی پر اثر پڑنا لازمی ہے۔

آبادی میں تو حیرت انگیز اضافہ ہو گیا۔ مگر ملک کے دیگر حالات ویسے ہی ہیں۔ اس لئے آبادی کے بڑھنے سے معیار زندگی کا گرنا ضروری ہے۔ ایک ہی وقت پر آبادی میں اضافہ اور معیار زندگی اونچا نہیں ہو سکتا۔ آبادی میں اضافہ کے ساتھ معیار زندگی کا گرنا اور معیار زندگی کے اونچا ہونے کے ساتھ آبادی میں کمی ہونا لازمی ہے۔

یہ صحیح ہے کہ مردم شماری کے پچھلے دس سالوں میں ملک کے دیگر حالات ایسے نہیں رہے اور خوشحالی میں قدرے بہتری ہوئی ہے۔ مگر صورت حالات کے بغور مطالعہ سے پتہ لگے گا کہ مادی خوشحالی میں بہتری کی رفتار آبادی میں اضافہ کے مطابق نہیں رہی۔

معیار زندگی

قدرتی طور پر معیار زندگی گر گیا ہے ۲۲-۱۹۲۱ء میں بمبئی کے لیبر آفس نے شہر کی مزدور جماعتوں کی آمدنی و خرچ کا اندازہ لگایا۔ تو یہ معلوم ہوا کہ جن مزدوروں کی آمدنی ہندوستان کی اوسط آمدنی سے زیادہ ہے۔ وہ بمبئی جیل مینول میں مقررشدہ خوراک سے کم کھاتے ہیں۔ حال ہی میں سرجان میگورنے تخمینہ لگایا تھا۔ کہ اگر ہندوستان کی ۹۳ فی صدی آبادی کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ اس کی خوراک اچھی ہے تو ۴۱ فی صدی آبادی ایسی ہے۔ جس کی خوراک کم ہے اور ۲۰ فیصدی لوگ تو خراب خوراک کھاتے ہیں۔ اگر خوراک کافی بھی مہیا ہو جائے تو دیگر طاقت بخش چیزیں مثلاً گھی۔ دودھ۔ مکھن۔ پھل اور سبزیاں انہیں مہیا نہیں ہوتیں اور اسی وجہ سے لوگ بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ان حالات کی روشنی میں اس بات میں ذرا بھی شک نہیں رہتا کہ اپنی موجودہ اقتصادی آرگنائیزیشن میں ہندوستان اپنے ۳۵ ½ کروڑ باشندوں کی پرورش کرنے کے قابل ہے۔

یہ صحیح نہیں ہے کہ اجناس کی کساد بازاری نے خوراک کی بہم رسانی کا مسئلہ حل کر دیا ہے۔ مردم شماری کی رپورٹ میں ڈاکٹر ہٹن نے بیان کیا ہے کہ اشیاء خوردنی کے نرخوں میں عام کمی اور اجناس کو فروخت کرنے کے لئے کاشتکاروں کی مشکلات اس امر کی مظہر ہیں کہ ہندوستان میں اجناس کی کمی کا کوئی شدید خطرہ نہیں رہا۔ ڈاکٹر ہٹن کی یہ غلطی یہ فرض کر لینے کی وجہ سے ہے۔ کہ چونکہ اجناس کے نرخوں میں کمی واقع ہو گئی ہے۔ اس لئے کاشتکار اناج فروخت نہیں کریں گے اور اسے اپنے استعمال کے لئے رکھیں گے اور یہ کہ غریب جماعتوں کو جن میں بیکار بھی شامل ہیں لازمی طور پر کھانے کو زیادہ ملے گا۔ اس سلسلہ میں قابل غور بات یہ ہے۔ کہ ایک اوسط درجہ کا کاشتکار جس کا گزارہ صرف کاشت پر ہی ہے اپنی خوشی سے اناج فروخت کرتا ہے۔ یا وہ ایسا کرنے کے لئے مجبور ہوتا ہے۔ اس کو سرکار کا مالیہ۔ ساہوکار کا قرضہ اور اس کا سود ادا کرنا ہوتا ہے۔ اگر وہ اجناس کو فروخت نہ کرے تو ان چیزوں کے لئے روپیہ کہاں سے لے اس لئے اسے مجبوراً سستے داموں پر ہی اناج فروخت کرنا پڑتا ہے۔

ہندوستان میں بیکاری

خوراک کے سوال کے علاوہ اس مسئلہ کا ایک اہم پہلو یہ ہے۔ ہندوستان میں بیکاری کے متعلق ہمارے پاس صحیح اعداد و شمار نہیں ہیں۔ مگر عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ بیکاروں کی تعداد باکاروں کی تعداد کا ⅓ ہے۔ بہترین حالات کے ماتحت کاشتکاروں سے ایک مربع میل پر ۲۵۰ اشخاص پل سکتے ہیں مگر ہندوستان میں بعض حالتوں میں ایک مربع میل پر ۲۰۰۰ اشخاص پلتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ کاشتکاروں کی ایک بھاری تعداد سال کے بیشتر حصے میں بیکار رہتی ہے۔ یہ ممکن ہے کہ موجودہ صنعتوں کی توسیع اور نئی صنعتوں کو جاری کرنے سے اس کا بالوجوہ فروغ کو کچھ کام مل جائے مگر آخرکار صنعت ان تمام بیکاروں کو کام نہیں دے سکتی۔ یہ صاف ظاہر ہے کہ بیکار لوگ ملک پر ایک بوجھ ہیں اور سیاسی بے چینی اور مجلسی انتشار کی وجہ زیادہ تر یہ بیکاری ہے یہ بھی ظاہر ہے کہ بنگال میں دہشت انگیزی کا بہت سا تعلق اس بے کاری کے ساتھ ہے۔

معیار زندگی کو اونچا کرنے کی ضرورت

ہندوستان کو اس وقت ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ اس کا معیار زندگی اونچا ہو۔ یہ ضرورت دو طرح سے پوری ہو سکتی ہے یا تو ہندوستان کی اقتصادی حالت اچھی ہو یا آبادی میں اضافہ کی رفتار کم ہو۔ اقتصادی حالت کی بہتری کا تعلق صنعتی نشوونما سے ہے مگر کساد بازاری کی وجہ سے یہ امید نہیں بندھتی کہ صنعتی نشوونما کامیاب ہو اس کے باوجود ہم اس کو نظر انداز نہیں کر سکتے کہ صنعت کی نشوونما سے زمین پر بہت سا بوجھ کم ہو جائیگا۔ صنعت کی ترقی کی راہ میں ہمارے ملک میں اور بہت سی مشکلات ہیں مثلاً سرمایہ دار لوگوں میں اولوالعزمی کی کمی۔ ملک میں صنعتی کاموں میں لگانے کے لئے زیادہ روپیہ نہیں۔ سائنٹفک طریقوں سے کاشت کی ترقی کی بھی کوئی امید نہیں کیونکہ اسکے لئے روپیہ کی ضرورت ہے اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دو باموقعہ قطعات اراضی سستے داموں پر فروخت ہوتے ہیں

(۱)

ایک قطعہ اراضی ۱½ کنال جس کے ایک طرف ۱۰ فٹ کا راستہ اور دوسری طرف ۸ فٹ کا راستہ ہے۔ اور آبادی میں آچکا ہے۔ قابل فروخت ہے۔ جس کی قیمت بالمقطع سات سو ہے۔ یہ قطعہ اراضی جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال کی کوٹھی کے قریب ہے۔

(۲)

ایک قطعہ اراضی ۲ کنال یک مرلہ جس کے ایک طرف دس فٹ کا راستہ ہے اور دوسری طرف منشی محمد یحییٰ خاں صاحب کا باغیچہ اور مکان ہے۔ ریلوے سٹیشن قادیان اور محلہ دارالانوار کے درمیان واقع ہے۔ یہ اراضی بہت باموقعہ اور قیمتی ہے۔ یہ اراضی بمعہ حقوق اراضی کے ۲ کنال ایک مرلہ کے اکٹھے خریدار کو بالعوض مبلغ ۵۱۳ روپے میں دیدی جاوے گی۔ اور جو دوست کنال کنال کے ایک ایک قطعہ لینا چاہیں گے ان سے فی کنال مبلغ ۲۷۵ روپیہ لیا جاوے گا۔ خواہشمند اصحاب جلد سے جلد اطلاع دیں۔ ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ۔ قادیان

مستورات

کے بعض پوشیدہ امراض کو ایک قابل اور پرانا تجربہ رکھنے والی عورت بخوبی سمجھ سکتی ہے اور کامیاب علاج کر سکتی ہے۔ شفاخانہ رفاہ نسواں کی مالکہ والدہ صاحبہ سید خواجہ علی جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ ہیں۔ بے اولاد عورتوں کے علاج میں بہت پرانا تجربہ رکھتی ہیں۔ ان کی ادویہ کے استعمال سے مایوس عورتیں بھی اولاد حاصل کر چکی ہیں۔ لہٰذا وہ بہنیں جو کہ کئی ایک علاج کرانے کے باوجود ابھی تک اولاد کی نعمت سے محروم ہیں۔ فوراً مفصل حالات مرض تحریر کر کے مکمل دوا طلب فرمائیں انشاء اللہ ضرور ان کی گود ہری ہوگی۔ مکمل دوا کی قیمت ہر حال میں چار روپیہ سے زائد نہیں ہوگی۔ محصولڈاک علاوہ۔ سیلان الرحم یعنی سفید پانی کا خارج ہونا اس دوا کی قیمت صرف ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک ہے۔ پتہ:۔ شفاخانہ رفاہ نسواں قریب مکان مفتی محمد صادق صاحب۔ قادیان۔ پنجاب

جماعت احمدیہ حلقہ نیلا گنبد لاہور کا شاندار تبلیغی جلسہ

چوک نیلا گنبد لاہور میں ۱۹ اپریل بروز پیر بوقت ۸ بجے شام ایک تبلیغی جلسہ زیر صدارت جناب چوہدری اسد اللہ خانصاحب بارایٹ لاء لاہور منعقد ہوگا۔ جسمیں مندرجہ ذیل اہم موضوعات پر فاضل لیکچرار تقاریر فرمائینگے۔ ہر مذہب و ملت کے امن پسند علم دوست جویان حق و صداقت اصحاب سے درخواست ہے۔ کہ مقررہ وقت پر شمولیت فرما کر مستفیض ہوں۔

پروگرام

تلاوت قرآن کریم و نظم

پیغام صلح (تمام اقوام عالم کے اتحاد کیلئے لائحہ عمل فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام) — جناب ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی۔ اے ایل ایل بی پلیڈر گجرات

توریت و انجیل سے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ظہور کا ثبوت — جناب مولوی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری

حضرت محمد مصطفےٰ خاتم النبیین ہیں — حضرت مولوی غلام رسول صاحب آف راجیکی

نوٹ:۔ لیکچر کے دوران میں کسی صاحب کو بولنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ البتہ بر عایت وقت جناب صدر صاحب کی اجازت سے اگر کسی مسئلہ کی تشریح مطلوب ہو۔ تو پیش کی جا سکتی ہے۔

المعلن: خاکسار حکیم عبدالرحیم سیکرٹری شعبہ تبلیغ حلقہ نیلا گنبد۔ لاہور

بورڈنگ تحریک جدید قادیان کے طلباء کے متعلق ضروری اعلان

تحریک جدید کے ماتحت تعلیم پانے والے طلباء کے والدین یا سرپرستوں کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ جلد از جلد بورڈر لڑکوں کا بقایا ادا کر دیں۔ نیز پچیس روپے بطور پیشگی بھی جمع کرادیں۔ بقائے کی صورت میں ہم کوئی چیز انکو خرید کر نہیں دے سکتے۔ چنانچہ ابھی تک نئی کتابیں بوجہ روپیہ نہ ہونے کے نہیں خریدی جاسکیں۔ پس جلد از جلد بقایا ارسال فرمائیں۔ تاکہ لڑکوں کی تعلیم کا حرج نہ ہو۔ سپرنٹنڈنٹ تحریک جدید

اگر آپ کو اپنی رفیق بیوی سے محبت ہے

تو آپ کا فرض ہے۔ کہ اس کے حسن اور صحت کی حفاظت کریں۔ ہم آپکو بتا دینا چاہتے ہیں کہ عورت کے حسن اور صحت کو برباد کر دینے والی وہ خوفناک بیماری ہے۔ جس کو سیلان الرحم کہا جاتا ہے۔ اس کی علامات یہ ہیں۔ کہ ایک سفید زردی مائل یا کسی اور رنگ کی رطوبت بہتی رہتی ہے۔ جس سے عورت کی صحت اور حسن اور جوانی کا ستیاناس ہو جاتا ہے۔ سر میں چکر آنا۔ درد کمر۔ بدن کا ٹوٹنا۔ رنگ زرد اور چہرہ بے رونق ہو جاتا ہے حیض بے قاعدہ کبھی کم اور کبھی زیادہ ہوتا ہے۔ حمل قرار نہیں پاتا۔ اور اگر پایا تو قبل از وقت گر جاتا ہے۔ یا کمزور بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ موذی مرض اندر ہی اندر جسم کو اس طرح کھوکھلا کر دیتا ہے جس طرح لکڑی کو گھن کھا جاتا ہے۔ اس خطرناک بیماری کے دفعیہ کیلئے دنیا بھر میں بہترین دوائی اکسیر سیلان الرحم ہے۔ اس کے استعمال سے پانی کا آنا بالکل بند ہو کر کامل صحت ہو جاتی ہے۔ اور چہرہ پر شباب کی رونق آ جاتی ہے۔ اپنی کیفیت مرض لکھیئے۔ قیمت ڈھائی روپے (۲/۸)

نوٹ:۔ کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے۔ فہرست دواخانہ مفت منگوائیے۔ ملنے کا پتہ:۔ **مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ**

شادی ہوگئی؟ مفرح یاقوتی

آپ جو چیز چاہتے ہیں وہ یہ ہے۔ یہ مرد و عورت کیلئے تریاقی نہایت تفریح بخش دل کو ہر وقت خوش رکھنے والی دماغی قلبی اور عصبی کمزوری کیلئے ایک لاثانی دوا ہے اس سے اولاد کی کثرت ہوتی ہے۔ زندگی کی روح اور جوانی کی جان ہے۔ آج ہی استعمال کر کے دیکھیئے اور لطف زندگی اٹھائیے۔ عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض کیلئے بے اکسیر چیز ہے۔ حمل میں استعمال کرنے سے بچہ نہایت خوبصورت تندرست اور ذہین پیدا ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے لڑکا ہی ہوتا ہے۔ اس کی پانچ روپیہ قیمت سنکر نہ گھبرائیے۔ نہایت ہی قیمتی اور نہایت عجیب الاثر تریاقی مفرح اجزا مثلاً سونا عنبر موتی کستوری جدوار اصیل یاقوت مرجان کہربا زعفران ابریشم مقرض کی کیمیاوی ترکیب انگور سیب وغیرہ میوہ جات کا رس مفرح ادویات کی روح نکال کر بنایا جاتا ہے۔ تمام مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں کی مصدقہ دوائی ہے۔ علاوہ اس کے ہندوستان کے رؤساء امراء و معززین حضرات کے بیشمار سرٹیفکیٹ مفرح یاقوتی کی تعریف و توصیف کے موجود ہیں۔ چالیس سال سے زیادہ مشہور اور ہر اہل و عیال والے گھر میں رکھنے والی چیز ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اور تمام اکابرین ملت احمدیہ اس کے عجیب الفوائد اثرات کا اعتراف کرتے ہیں۔ اس کے اندر کوئی زہریلی اور منشی دوا شامل نہیں ہے دنیا بھر میں وہ انسان مفرح یاقوتی استعمال کرتے ہیں۔ جو کمزوری وغیرہ پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور جن کو جوانی میں خاص زندگی سے لطف اندوز ہونے کی آرزو ہے مفرح یاقوتی بہت جلد اور یقینی طور پر پٹھوں اور اعصاب کو قوت دیتی ہے۔ عورت اور مرد اپنی طاقت اور جوانی کو اس کے ذریعہ قائم رکھ سکتے ہیں۔ تمام مفرحات مقویات اور تریاقات کی سرتاج ہے۔ پانچ تولہ کی ایک ڈبیہ صرف پانچ روپیہ (۵) ہیں ایک ۱۰ کی خوراک

دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں

98

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبلیغ کا زرّیں موقعہ

انگلستان ـــ اور ـــ ہنگری

کے مجاہدین کی طرف سے تبلیغی سیٹوں کی مانگ

احباب کرام مبلغ انگلستان اور مجاہد ہنگری کے خطوط الفضل میں پڑھ چکے ہیں جن سے معلوم ہو گیا ہو گا کہ ان کو تبلیغی لٹریچر کی کس قدر ضرورت ہے۔ اور اگر انہیں تبلیغی سیٹ مل جائیں تو خدا کے فضل و کرم سے کس قدر شاندار نتائج نکل سکتے ہیں چونکہ بوجہ ہمارا درمعذور ہونے کے ہم اس کے متعلق زیادہ تفصیل کے ساتھ نہیں لکھ سکتے۔ مگر وہ بزرگ اور دوست جنہیں اسلام کی اشاعت اور احمدیت کے دنیا میں پھیلانے کی تڑپ ہے۔ ان کے لئے ہر دو خط ہی کافی ہیں۔ اور توقع ہے۔ مخلص اور پُرجوش احمدی بھائی اور بہنیں اس موقعہ ہاں زرّیں موقعہ سے ضرور بالضرور فائدہ اٹھائیں گے اور گھر بیٹھے ہی دنیا کے کونے کونے میں پیغام حق پہنچا کر ثواب دارین حاصل کریں گے۔ ہماری کتابی تبلیغ والی تجویز پر جن بہنوں اور بھائیوں نے حوصلہ افزا خط لکھے ان میں سے تین خط پہلے شائع ہو چکے ہیں۔ اور ابھی اس قسم کے خطوط کا سلسلہ جاری ہے جن میں سے چند آج کی اشاعت میں شائع کئے جاتے ہیں۔ تاکہ وہ دوست بھی اس کار خیر میں حصہ لیں جو ابھی تک خاموش ہیں۔ چونکہ بادشاہ سلامت کی تاج پوشی عنقریب ہونے والی ہے اس لئے جنہوں نے لنڈن اپنے سیٹ بھجوانے ہوں وہ اعلان ہذا پڑھتے ہی اپنا آرڈر بھیج دیں ورنہ یہ موقع ہاتھ سے نکل جائیگا۔

(۴) بزرگ محترم ڈاکٹر محمد عمر صاحب ایم ایس میڈیکل آفیسر گونڈہ۔ منی آرڈر کے کوپن پر تحریر فرماتے ہیں کہ مولوی جلال الدین صاحب شمس نے لنڈن سے ایک بات لکھی ہے کہ کارونیشن کے موقعہ پر تبلیغی سیٹ روانہ کئے جائیں۔ اس پر آپ نے لکھا ہے کہ ایک سیٹ کی قیمت صہ ہے۔ اس لئے یہ پندرہ روپیہ روانہ کرتا ہوں۔ آپ تین سیٹ میری طرف سے روانہ کر دیں۔"

مکرمی محمد حسین صاحب اوورسیر دراس سے لکھتے ہیں کہ

ایک عدد تبلیغی سیٹ عاجز کی دختر عائشہ مرحومہ کی جانب سے اور ایک سیٹ عاجز کی جانب سے مولوی صاحب جلال الدین شمس کی خدمت میں ارسال فرما دیں اور سیٹ عہ عاجز کے ایڈریس پر مع ہر دو سیٹ انگریزی کی قیمت ملا کر وی پی کر کے مشکور فرمائیں

(۵) برادرم محمد الدین صاحب رانچی سے لکھتے ہیں۔

"میری طرف سے دو انگلش سیٹ ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کو دیدیں اور انہیں کہہ دیں کہ میری طرف سے ایک سیٹ جناب مولوی جلال الدین شمس صاحب کو لنڈن میں روانہ کر دیں اور دوسرا سیٹ میری جانب سے جناب ایاز صاحب کو ہنگری میں بھجوا کر مشکور فرمائیں ایک سیٹ فارسی کا یہاں میرے پتہ پر بذریعہ وی پی ارسال کر دیجئے۔ اور وی پی میں ان دونوں انگلش سیٹوں کی قیمت بھی جمع کر لیں یعنی وی پی گیارہ روپیہ آٹھ آنہ کا کر دیجئے یہاں اچھے مہذب کابلی سردار تشریف رکھتے ہیں فارسی کا سیٹ انہیں ہی پیش کروں گا

(۶) مکرمی شجاعت حسین صاحب اوورسیر پرتاب گڑھ سے ارشاد فرماتے ہیں۔

"میں مبلغ عـــہ بذریعہ چک بھیجتا ہوں اس چک کا روپیہ محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ سے وصول کر کے چار سیٹ انگریزی شمس صاحب کے پاس لنڈن بھجدیں تا وہ تاجپوشی کے موقعہ پر تقسیم کر دیں اور میرے خیال میں آپ اس تحریک کو جاری رکھیں۔ تاکہ دوسرے بھائی بھی اس ثواب سے محروم نہ رہ جائیں" بزرگ معظم مولوی محمد احسان الحق صاحب عـــہ کے منی آرڈر کے کوپن پر ارشاد فرماتے ہیں کہ :" ۵/ منجانب خود اور ۵/ منجانب اہلیہ خود قیمت دو سیٹ رعایتی کتب انگریزی۔ آپ دونوں سیٹ جلد سے جلد بخدمت جناب ایاز صاحب مجاہد و مبلغ بوڈاپسٹ ہنگری ارسال کر کے ممنون فرمائیں اور مجھے اطلاع دیں تاکہ اطمینان ہو اور ہم لوگوں کا سلام علیکم انہیں لکھدیں اور دعا کی درخواست کر دیں"

(۷) مخدوم و محترم حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری سے عسہ روپیہ کا منی آرڈر بھیجتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ :" مبلغ بیس روپیہ انگریزی سیٹوں کے لئے ارسال کرتا ہوں تین سیٹ لنڈن بھیجئے اور ایک ہنگری بوڈاپسٹ، کچھ رقم اور عنقریب ارسال کروں گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔ جون سے علیل ہوں۔ آپ کے لئے دعائیں کی ہیں اور کرتا ہوں۔ میں بہت علیل ہوں اگر مسجد مبارک میں حاضری پر میرا اسلام بزرگوں کو پہنچا دیں تو عنایت ہو گی۔"

(۸) برادرم مولوی صالح محمد صاحب مولوی فاضل اسرادئی سے اپنے خط میں لکھتے ہیں

"بندگان خدا طرح طرح سے اشاعت اسلام میں حصہ لیکر بارگاہ رب العزت سے بامرادی کی جھولیاں بھر بھر کر لا رہے ہیں۔ مگر میں محروم القسمت۔ لوگوں کا منہ ہی تکتا رہا ہوں۔ دل میں جو ہے اس کا اظہار نہیں کر سکتا۔ مگر یہ لکھنے سے قلم کو روک بھی نہیں سکتا کہ یہ آپ کا طریقہ تبلیغ اتنا مؤثر اور کارآمد ہے کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی ہے ان کو اس موقعہ سے نعمت غیر مترقبہ سمجھ کر اور دل کھول کر حصہ لینا چاہیئے کیونکہ ایسے مواقع بہت دیر کے بعد ہاتھ آیا کرتے ہیں۔ آپ فارسی کا سیٹ مناسب جگہ بھجوا دیں۔

(۹) مولوی عبد الواحد صاحب مولوی فاضل مبلغ کشمیر تحریر فرماتے ہیں کہ :" خاکسار کے بشاہرہ سے ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کو یہ تحریر دیکھا کر مبلغ عـــہ وصول فرمائیں انگریزی سیٹ برائے لنڈن قیمتی پانچ روپے باقی میں فارسی سیٹ، ذکر حبیب، تحقیق جدید دو عدد خاکسار کے نام بھیج دیں" جس جوش جس خلوص اور جس ایثار کے ساتھ اس تجویز پر ان بزرگوں اور دوستوں نے لبیک کہا امید ہے کہ انکے اس قابل صد تحسین رویہ کا دوسرے دوست بھی تتبع کرینگے۔ اور جہاں تک جلد ممکن ہو گا۔ اس نادر موقعہ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں گے اتنا ہم بتلا دیں اب وقت بھی تھوڑا رہ گیا ہے اور سیٹ بھی بہت تھوڑے رہ گئے ہیں خوش قسمت ہیں وہ جو ان سے فائدہ اٹھالیں۔ جو دوست اس موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں انہیں ۱۸ روپے کا انگریزی سیٹ صرف ۵ روپیہ میں دیا جائیگا اور ہر کتاب پر انہی کا نام بطور ہدیہ دعوۃ و تبلیغ کے جو لکھ دیا جائیگا۔ تاکہ وہ منزل مقصود تک پہنچائے اور جن دوستوں کے ارشادات نقل ہوئے ہیں انکی تعمیل کر دی گئی ہے اور انکے تمام سیٹ ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کی خدمت میں پیش کر دیئے ہیں۔ عنقریب ناظر صاحب کی طرف سے بھی انہیں اطلاع مل جائیگی۔ خاکسار ملک فضل حسین مینیجر بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لاہور ۱۵ اپریل۔ آج سشن جج لاہور نے مسٹر گابا۔ پنڈت ردیب نرائن رینہ شیخ محمد دین اور مسٹر نند لال کو جو پیپلز بینک کے غبن کے مقدمہ میں ملزموں کی حیثیت رکھتے ہیں عارضی طور پر ضمانتوں پر رہا کرنے کا حکم دیا ہے۔

نئی دہلی ۱۵ اپریل۔ یکم اپریل ۱۹۳۶ء سے ۱۳ مارچ ۱۹۳۷ء تک سرکاری ریلوں کی آمدنی کا اندازہ ۹۵ کروڑ ۷۵ لاکھ روپیہ ہے۔

حیدر آباد (سندھ) ۱۵ اپریل آج حیدر آباد سندھ میں ہندو مسلم فساد کا شدید خطرہ پیدا ہوگیا۔ مگر حکام نے مصالحت پیدا کرا دی۔ شہر میں مشہور ہوگیا۔ کہ ایک مقامی مسجد میں کچھ راکھ دیکھی گئی۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ کسی نے قرآن کریم اور دوسری مذہبی کتابوں کو جلا دیا ہے۔ اس واقعہ سے مشتعل ہوکر مسلمانوں کا ہجوم مسجد میں جمع ہوگیا۔ مگر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس فی الفور موقع پر پہنچ گئے۔ اور پولیس نے مسجد کو گھیرے میں لے کر امن قائم کر دیا عوام کو لاٹھیاں اور دیگر اسلحہ لے کر چلنے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

بمبئی ۱۵ اپریل معلوم ہوا ہے مسٹر جمنا داس مہتہ فنانس اور ریونیو ممبر حکومت بمبئی نے ٹیکس عاید کرنے کی ایک جدید سکیم مرتب کی ہے۔ جسے کابینہ میں پیش کیا جائیگا۔ اندازہ لگایا جاتا ہے۔ کہ اس سکیم کے ماتحت ۶۰ سے ۷۲ لاکھ روپیہ سالانہ تک آمدنی میں اضافہ ہوگا۔

پیرس ۱۵ اپریل۔ وزیر خارجہ فرانس نے اعلان کیا ہے کہ ٹیونس کو عراق اور شام کی طرح ذمہ دار حکومت دے دی جائے گی۔ اور اس سلسلہ میں بہت جلد اصلاحات کا اعلان کر کے شامی معاہدہ کی بنیادوں پر ایک معاہدہ مرتب کیا جائے گا۔ جس کی رو سے ٹیونس کو آزادی دیدی جائے گی۔

نئی دہلی ۱۵ اپریل۔ قبائلی لشکر سپین وام سکاؤٹ پوسٹ پر بدستور فائر کر رہے ہیں۔ چوکی سے بھی جوابی فائر کئے جاتے ہیں۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ سرحدی قبائل کے ۳۲ آدمی ہلاک ہوگئے ہیں۔ قبائلی لشکر نے ۱۴ اپریل کی درمیانی شب میراں شاہ اور میرالی کے درمیان ٹیلیفون اور ٹیلیگراف کے تار کاٹ ڈالے

راولپنڈی ۱۵ اپریل۔ وزیرستان کی تازہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ فقیر اپی نے قبائل کے سرداروں کی نصیحت کی کوئی پرواہ نہیں کی اور اس کا رویہ بدستور غیر مصالحانہ ہے۔ حکومت نے شدید اقدامات اختیار کرتے ہوئے آزاد علاقہ میں جانے والی اشیاء کی سخت نگرانی شروع کر دی ہے۔ تاکہ فقیر کو ضروری اشیاء نہ مل سکیں۔ دکانداروں اور ایجنٹوں کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ معاند قبائل کی کسی قسم کی امداد نہ کریں۔ ڈپٹی کمشنر بنوں نے حکم دیا ہے۔ کہ کوئی غیر فوجی اور پرائیویٹ لاری ٹوچی روڈ کے محصول خانے سے آگے نہ جائے۔ ضلع بنوں میں جتنی نئی چوکیاں قائم کی گئی ہیں۔ ان سب کا ٹیلیفون کے ذریعہ ایک دوسرے سے اتصال کر دیا گیا ہے۔

ویلنشیا ۱۵ اپریل ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ باغیوں نے باسک کے محاذ پر زبردست پیش قدمی کی۔ لیکن وہ پسپا کر دئے گئے۔ ڈیڑھ سو باغی مقتول اور ۲۰۰ مجروح ہوئے۔ سرکاری افواج اب پیش قدمی کی طیاری کر رہی ہیں۔

پشاور ۱۵ اپریل۔ آج صوبہ سرحد کی اسمبلی کے اجلاس میں ملک خدا بخش صدر اور محمد سرور طاہر خیلی نائب صدر منتخب ہوئے۔

ہینڈے ۱۵ اپریل۔ سلامینکا کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ اٹلی اور جرمنی کے جنرل سٹاف اور جرنیل فرانکو کے درمیان اختلاف رائے پیدا ہو گیا ہے۔ جرمنی اور اطالیہ کی افواج کئی ماہ سے فوجی سرگرمیوں کو اپنے زیر اقتدار لانے کی جدوجہد کر رہی ہیں ان کا خیال ہے۔ کہ جرنیل فرانکو جنگ میں فتح حاصل نہیں کر سکتا۔

بغداد ۱۵ اپریل حکومت عراق نے غیر ملکی عورتوں سے شادی کرنے پر قیود عاید کر دی ہیں۔ اب کوئی عراقی غیر ملکی عورتوں سے شادی نہیں کر سکیگا

قاہرہ ۱۵ اپریل۔ مصر میں گولہ بارود کے کارخانے قائم کرنے کے لئے حکومت مصر نے دو لاکھ پونڈ منظور کئے ہیں۔ بمبار طیاروں کی خریداری کے لئے ۵ لاکھ پونڈ۔ رائفل سازی کے لئے تین لاکھ پونڈ اور گیس سے بچنے کے نقابوں کے لئے دو لاکھ پونڈ کی رقوم منظور کی ہیں

لنڈن ۱۵ اپریل۔ دارالعوام میں میجر ایٹلی نے ایک قرارداد ملامت پیش کی جس کا مقصد یہ تھا کہ اس امر پر اظہار افسوس کیا جائے۔ کہ حکومت برطانیہ برطانوی جہازوں کو ہسپانوی باغیوں کی دستبرد سے محفوظ رکھنے میں ناکام رہی ہے لیکن قرارداد ۳۴۵ آرا کی مخالفت اور ۱۳۰ کی موافقت سے مسترد ہوگئی

نئی دہلی ۱۵ اپریل۔ گورنر جنرل نے اعلان کیا ہے۔ کہ مسٹر ٹامس سٹیوارٹ کو رسل و رسائل کے شعبے کا انچارج مقرر کیا جائے گا۔ اس شعبے میں ریلوے۔ ڈاک خانہ۔ تار۔ ہوابازی۔ سڑکیں براڈ کاسٹنگ اور بندرگاہیں وغیرہ شامل ہونگی۔ آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب کامرس ممبر رہیں گے اور ان کے ماتحت صنعت و حرفت اور لیبر کے محکمے بھی ہونگے۔

نئی دہلی ۱۵ اپریل۔ حکومت ہند اور حکومت جاپان کے نمائندوں میں جو تجارتی معاہدہ ہوا ہے۔ اس پر آخری دستخط ابھی تک نہیں ہوئے۔ یہ معاہدہ ۳۱ مارچ ۱۹۴۰ء تک نافذ رہے گا۔ اس معاہدہ کی ایک شرط یہ ہے کہ جاپان ہندوستان میں سالانہ ۲۸ کروڑ ۳۰ لاکھ گز سوتی کپڑا درآمد کر سکے گا۔ مگر اسے سالانہ دس لاکھ گانٹھ روئی کی ہندوستان سے خریدنی پڑیں گی۔ ہندوستان میں درآمد کردہ کپڑا ۳۵ کروڑ ۸۰ لاکھ گز تک بڑھایا جا سکتا ہے بشرطیکہ وہ روئی کی خریداری کو ۱۵ لاکھ گانٹھ تک بڑھا دے۔

امرت سر ۱۵ اپریل۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۹ آنے نخود حاضر ۲ روپے ۷ آنے۔ کھانڈ دیسی ۶ روپے ۴ آنے سے ۸ روپے ۸ آنے تک روئی ۸ روپے ۸ آنے سونا دیسی ۳۵ روپے ۱۱ آنے اور چاندی دیسی ۴۵ روپے ۸ آنے

بیروت ۱۵ اپریل "جبل الدروز" میں سیاسی ہنگامہ پیدا ہوگیا ہے۔ چنانچہ جلسوں میں حکومت شام کے خلاف زبردست مظاہرات کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ وطن پرستوں نے آئندہ انتخابات کا بائیکاٹ کرنے کا فیصلہ کیا ہے

پشاور ۱۵ اپریل۔ آج کانگرس پارٹی کی طرف سے صوبہ سرحد کی اسمبلی میں تحریکیں پیش کرنے کا نوٹس دیا گیا۔ مگر صدر نے ان کو پیش کرنے کی اجازت نہ دی۔ پہلی تحریک ڈاکٹر خان کی طرف سے تھی۔ جنہوں نے وزارت پر عدم اعتماد کا ووٹ پاس کرنے کی تجویز کی تھی دوسرا نوٹس مسٹر بھانجو رام کی طرف سے تھا۔ جس کا مقصد پارلیمنٹ کے بیاض ہدایات کی دفعہ ۷ پر بحث کرنا تھا۔ تیسری تحریک قاضی عطاء اللہ خاں نے پیش کی۔ کہ چونکہ مقامی حکومت برطانوی علاقہ میں سے اغوا کی وارداتوں کا کوئی انسداد نہیں کر سکی۔ اس لئے ایوان میں اس مسئلہ پر بحث کی جائے۔

مدراس ۱۵ اپریل۔ سر پی ایس سیوا سوامی آئر۔ سر محمد عثمان اور مدراس کے دیگر اکابر نے اپنے دستخطوں سے اخبارات میں ایک اپیل کی ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ گاندھی جی کی پیش کردہ تجاویز مدلل و مؤثر ہیں۔ مزید لکھا ہے۔ کہ حکومت برطانیہ کو سر سیموئیل ہور کے اعلان کے مطابق اطمینان دلانا چاہیئے۔

[illegible] نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی